امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

نقیب

ہفتہ وار

پھلواری شریف پٹنہ

مدیر
مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

معاون
مولانا رضوان احمد ندوی

جلد نمبر 57/67 شمارہ نمبر 18 مورخہ ۳۰ رشعبان ۱۴۴۰ھ مطابق ۶ رمئی ۲۰۱۹ء روز سوموار

اس شمارہ میں

- اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
- دینی مسائل
- اس انتخاب میں مسلمانوں کے لیے کیا ہے
- مانگتا جا، لیتا جا (تبصرۂ کتاب)
- رمضان کیسے گزاریں
- حضرت مولانا فضل رحمان گنج مرادآبادیؒ
- اخبار جہاں، ہفتۂ رفتہ، ملی سرگرمیاں
- امریکی جیلوں میں قبول اسلام کی لہر

ہلال رمضان کا پیغام

میرا پیام کچھ ڈھکا چھپا نہیں ہے، میری آمد نے تو بارہا آپ کے تن مردہ میں جان ڈالی ہے اور آپ کی مدد کی ہے، آپ کے اسلاف نے ایسے حیرت انگیز کارنامے انجام دیئے ہیں کہ آج کی مادہ پرست دنیا اس کو سمجھنے سے قاصر ہے، آپ نے بھی اگر عزم وحوصلہ سے کام لیا اور گوش دل سے میری بات سنی تو میں آپ کو شوق ومستی اور سوز دروں کی دولت سے نہال ومالا مال کردوں گا اور آپ کی بہت سی الجھنیں خود بخود دور ہوجائیں گی، بڑے سے بڑے مسائل حل ہوجائیں گے، زندگی کی الجھی ہوئی ڈور سلجھ جائے گی، زندگی جو باردوش بنتی جارہی ہے، کرب وبے چینی، دردوکوفت، بغض وحسد، رنج وغم اور مایوسی وناامیدی کا مرکز بن چکی ہے وہ سکوں آشنا، فرحت ومسرت، محبت ورافت، اخوت وبھائی چارہ، ایثار وتعاون، اولوالعزمی وبلند ہمتی، جوش وولولہ اور قوت عمل کا ایک انمول ہیرہ بن جائے گی، جس کی سودے بازی اس کارگاہ ہستی اور عالم رنگ وبو میں کوئی قوم یا کوئی مادی طاقت، اور کوئی دلفریب ودیدہ زیب تمدن نہ کرسکے گا، اور آپ کا داغ دھل جائے گا، جس کی وجہ سے آج آپ دنیا کی برادری میں سرنگوں اور شرمسار ہیں۔

میں آپ کی کمزوریوں اور کوتاہیوں کی طرف بھی اشارہ کروں گا، مگر جب آپ تجدید عہد وفا کرنے چلے ہیں تو اسے بھی کھلے دل اور شرح صدر کے ساتھ سنیں، اس لیے کہ اس کے بغیر چارہ کار نہیں، آپ کا دامن آج اصل سرمایہ سے خالی ہوچکا ہے، آپ حلم وتدبر کی صلاحیت کھو چکے ہیں، ضعف اعصاب، جھنجھلاہٹ اور چڑچڑاپن آپ کے مزاج کا حصہ بن چکا ہے، معمولی سی معمولی بات جو آپ کے مزاج کے خلاف ہو آپ اسے برداشت نہیں کرسکتے، اس کی خاطر بڑے سے بڑے قومی مفاد کو نظر انداز کرجانا آپ کی طبیعت ثانیہ بن چکی ہے، ہوا وہوس آپ کے رگ وپے میں سرایت کرچکی ہے، آپ کی اس مزاجی کیفیت نے گھر اور کنبہ سے لے کر علمی وسیاسی میدان، غرض زندگی کے ہر شعبہ میں انتشار پیدا کررکھا ہے، ایک طرف تماشا یہ ہے کہ آپ اپنے ضمیر کو اس پر مطمئن رکھتے ہیں کہ جو وہ کررہا ہے وہ صحیح ہے، یہ بڑے خطرے کی علامت ہے، آپ پھر سے اپنے افکار وخیالات پر نظر ثانی کریں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ اس کے لیے نفس کو بہت دبانا اور سدھانا پڑے گا، بہت کچھ کھونا اور پاپڑ بیلنا ہوگا، جب کہیں زندگی کی وہ چول بیٹھے گی جو اپنی جگہ سے کھسک چکی ہے، میں اسی کی مشق وتربیت کا پیام لے کر حاضر ہوا ہوں، اس سے بھی آپ کو ہوشیار کرتا ہوں کہ جب آپ فیصلہ کریں گے تو تاویلات کی دیواریں کھڑی ہوجائیں گی کیونکہ

ہوس سینہ میں چھپ چھپ کر بنالیتی ہے تصویریں

خوبیاں سب ہم میں ہیں، عیب سب دوسروں میں، یہ وہ روگ ہے، جس نے قوت عمل کو مفلوج اور قبائے اتفاق واتحاد کو تار تار کررکھا ہے، آپ ذرا غفلت کے پردوں کو ہٹایئے، خمار آلود آنکھوں کو ہوش وخرد کی چھینٹیں دیکر غنودگی کو دور کیجئے، اور دیکھئے آپ کے سامنے ہزاروں مسائل کھڑے ہیں، اور بے شمار رکاوٹیں اور چٹانیں حائل ہوچکی ہیں۔

آپ کے خلاف مکر وفریب اور سازشوں کے ان گنت جال بچھائے جاچکے ہیں، اور دشمن نے یہ سب اس ہوشیاری ودور بینی سے کیا ہے کہ آپ اس کی ہر ادا اور ہر حربہ کو اپنے موافق سمجھ رہے ہیں، آپ اس کی سحر انگیزیوں پر سرشار اور اس حد تک فدا ہیں کہ سب کچھ لٹا کر آپ نے اپنے کو اس کی گود میں ڈال دیا ہے اس نے طفل شیرخوار کی طرح آپ کو تہذیب وتمدن کے کھلونے دے کر بہلا پھسلا رکھا ہے اور اپنا اثر ورسوخ برابر بڑھتا جارہا ہے، بعض قوموں پر تو ہم نے آپ کے دشمن کو اس طرح سرپرستی کرتے دیکھا جیسے کسی یتیم ولاوارث بچہ کی کی جاتی ہے اور اگر آپ اجازت دیں تو میں کہوں کہ جو کچھ اس نے کہا وہ آپ نے بے چوں وچرا مانا، آپ کو ہوش نہیں کہ دشمن نے آپ کی اصل روح کو سلب کرنے کے لیے اپنی پوری علمی وفکری صلاحیت صرف کردی ہے اس نے رنگارنگ مادی ترقیات کی دجالی جنت دکھا کر آپ کے ایمان ویقین، نفس اسلام اور رسالت میں شکوک وشبہات پیدا کرنے میں اپنی پوری توانائی صرف کردی ہے اور آپ نہایت سادہ دلی اور بھولے پن کے ساتھ کشاں کشاں ادھر ہی کو چلے جارہے ہیں، کبھی تاویل وحیلہ بازی سے کام لے کر، کبھی جدید تغیرات وضروریات کو وجہ جواز قرار دے کر، لیکن اب وعدہ کیجئے کہ آپ اس موسم بہار کو جو عبادت وریاضت، اصلاح باطن، تزکیہ نفس، سوز وساز ونیاز کے لئے خاص ہے، محض افطار وسحر کے اہتمام میں، دعوتوں اور روزہ کشائی کے جشنوں میں ضائع نہ کردیں گے، اور اپنے غریب ونادار بھائیوں، بہنوں اور بیواؤں کا بھی خیال رکھیں گے ان کو چھپ چھپا کر خوب دیں گے، ایسا نہ ہو کہ آپ تو اتنا کھائیں کہ تراویح میں کھڑا ہونا دشوار ہو، اور آپ کے بھائی بھوک کی بھٹیوں میں جل رہے ہوں، ان کا افطار وسحر پانی سے ہوتا ہو، آپ کے نبی نے فرمایا ہے کہ: جس نے کسی روزے دار کو افطار کرایا کھانا کھلایا اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا روزہ رکھنے والے کو، تو دیکھئے آپ ایسا نہ کیجئے کہ اس ثواب کو حاصل کرنے کے لیے صرف کھانے پینے اور اپنے ہی معیار کے لوگوں کی دعوت کرنے میں لگے رہیں، نہیں! بلکہ ناداروں کو مقدم رکھیں۔

ہمیں معلوم ہے کہ جب یہ مہینہ آتا تھا تو آپ کے نبی عام دنوں سے کہیں زیادہ خرچ کرتے تھے، دائیں بائیں، آگے پیچھے ہر طرف لٹاتے تھے، روزے کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ آپ کو غریبوں اور فاقہ کشوں کی بھوک اور جلن کا بھی احساس ہو، ضرورت مندوں کا خیال آئے۔

روزہ کا اصل منشا یہ ہے کہ تزکیہ نفس، پاکیزگی، اخلاق وخواہشات نفس پر قابو پانے، گناہ ومعاصی سے اجتناب کی صلاحیتیں اجاگر ہوجائیں، فتنہ وفساد اور ظلم وزیادتی اور بغض وحسد کی آگ بجھ جائے، اور قلب مومن میں ایسی صلاحیت پیدا ہوجائے جس میں عناد وسرکشی، سنگدلی وقساوت قلبی کا گزر نہ ہو، فرض شناسی، احساس ذمہ داری، وفاء عہد، اور امانت وصداقت کی جلوہ آئی ہو، حقیقت ہی حقیقت ہو، نفاق وملمع سازی کا گرد وغبار دھل چکا ہو، صاحب حق کو اس کا حق ملے، مظلوم ظالم سے مامون اور اس کی عزت وناموس محفوظ ہو، غرباء ومساکین، مجبور ونادار، لاوارث وبے سہارا نہ رہنے پائیں، فرائض منصبی کی ادائیگی کا جذبہ، دینی ملی مسائل اور قومی ضروریات وتقاضوں سے غافل وبے خبر نہ ہونے دیں، نیا خون، نئی روح، نیا جوش عمل پیدا ہو۔

میں سارے اسلامی احکامات وعبادات کی مشق کا پیام لایا ہوں، جو مہینے بھر ہوتی رہے گی اور زندگی بھر اس کو برتنے کا مطالبہ ہوگا، اور شاید اس مہینہ کے ہر عمل پر بے تحاشہ اجر وثواب، فضیلت ومقبولیت کے وعدہ کا یہی راز ہے کہ آپ لپک لپک کر اس کی طرف بڑھیں اور قلب وروح، ظاہر وباطن کو مزکی ومصفی کرکے نبی کے اسوۂ حسنہ کی ایک ایک ادا اپنے اندر پیدا کرلیں کہ یہی آپ کا مقصد تخلیق اور آقا وغلام کے رشتہ کی کڑی ہے، میں نے دیکھا ہے میرا مشاہدہ ہے کہ جب میں اس مہینہ کی آمد کا اعلان کرتا تو اللہ کے نبی عبادت وریاضت کے لیے کمربستہ ہوجاتے، رات رات بھر نمازوں اور دعاؤں، ابتہال وتضرع، گریہ وبکا میں گزار دیتے، آپ کا سفیر نالۂ شب گیر عرشیوں تک پر رقت طاری کردیتا، آپ ہی کو فرماتے ہوئے میں نے سنا ہے کہ: روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک وعنبر کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے، اور یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: انسان کا ہر عمل اس کے لیے ہے، روزہ خاص میرے لیے ہے، اس کا بدلہ میں خود دوں گا، یہی وجہ ہے کہ اس کے پورے آداب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، فرمایا: جو گالی گلوج، کذب وافتراء، غیبت گوئی سے باز نہ رہے، مجھے اس کے روزے کی ضرورت نہیں، بھوک وپیاس کے سوا اس کو کچھ نہ حاصل ہوگا، فرمایا تم سے کوئی الجھے تو کہہ دو کہ میں روزے سے ہوں۔ یہ گویا اس بات کا کھلا ہوا اعلان ہے کہ روزے میں ہر ناپسندیدہ چیز سے احتراز واجتناب ہی روزے کی اصل حقیقت پیدا کرتا ہے اور اس کے مقاصد کو پورا کرتا ہے، دل محو خیال یار ہو اور جسم پابند فرمان دلبر----------------------------- **مولانا شمس الحق ندوی**

حفاظ کی قدر کیجئے

کچھ لوگ حافظ قرآن کو حقارت سے حافظ جی کہتے ہیں، یہ بہت گری ہوئی بات ہے، قرآن مجید کے اوپر دفتی کوٹ لگا ہوا ہوتا ہے، جزدان لگا ہوتا ہے، تم اس کو چومتے ہو؟ اس لئے کہ قرآن پر لگا ہوا ہے، ورنہ دفتی اور کوٹ کو کون بوسہ دیتا ہے، حافظوں کے سینے میں پورا قرآن مجید ہوتا ہے، اس لئے حافظوں کی قدر کرنی چاہئے۔''

(امیر شریعت رابع قطب زماں حضرت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانیؒ)

بلا تبصرہ

''ایک مسلمان عہدیدار کی فرض شناسی کا صلہ اسے معطّلی کی صورت میں دیا گیا، اگر محمد محسن کی جگہ کوئی اور عہدیدار ہوتا تو شاید الیکشن کمیشن اس قدر عجلت میں کارروائی نہ کرتا، لیکن سنٹرل اڈمنسٹریٹیو پیوبل نے معطّلی پر حکم التوا جاری کرتے ہوئے یہ ثابت کردیا کہ ملک میں قانون کی بالادستی برقرار ہے اور اقتدار کا دباؤ نہیں چلے گا۔''

(پندار ۲۰۱۹/۴/۲۹ء)

اللہ کی باتیں --- رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

دل کی بیماری

دوسرے آدمیوں سے ان چیزوں پر جلتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل وکرم سے عطا فرمائی ہیں (سورہ نساء۵۴)

وضاحت: اللہ رب العزت نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سے فضل وکمال اور جاہ ومنصب سے نوازا تھا، اس پر یہود ونصاری جلتے اور حسد کرتے تھے، چنانچہ حق تعالی سبحانہ نے اس آیت کے ذریعہ اپ کو تسلی دی کہ آپ کو جو کچھ علم ومرتبہ عطا ہوا وہ میں نے اپنے فضل وکرم سے عطا کی ہے، ان لوگوں کی باتوں پر ہرگز توجہ نہ دیں اور آپ اپنے دعوتی مشن کو جاری رکھیں۔

حسد، دل کی ایک ایسی مہلک بیماری ہے جس سے انسان کی کم ظرفی اور احساس کمتری ظاہر ہوتی ہے، کیونکہ حاسد دوسروں کی نعمت کو دیکھ کر کڑھن محسوس کرتا ہے وہ اس سے چھن جائے، الحسد تمنی زوال النعمۃ دوسرے آدمی کی نعمت کے زوال کی خواہش کرنا حسد ہے اور یہ بغض وکینہ کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے، اور جب یہ مرض کسی آدمی کے دل میں پیدا ہوجائے تو دیمک کی طرح اس کو چاٹنے لگتا ہے، اسی کی آگ میں جلتا رہتا ہے، پہلے دوسروں کو نقصان پہونچانے کی کوشش کرتا ہے لیکن جب دوسرے کو نقصان نہیں پہونچتا ہے تو پھر حسد کی آگ میں خود جلتا رہتا ہے، اور اپنی صحت وتندرستی کو خراب کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ موت آجاتی ہے، تو پھر مرنے کے بعد بھی وہ جہنم میں جلے گا، اس لئے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے، اس لئے حسد چاہے کسی دنیاوی کمال پر ہو یا دینی کمال پر دونوں حرام ہیں اور اس سے بچنا چاہئے اور جب کبھی یہ کیفیت دل میں پیدا ہو تو فوراً توبہ واستغفار کر کے شیطانی وساوس سے دل کو پاک کر لینا چاہئے، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اس کا ایک علاج یہ بیان فرمایا کہ جس سے حسد ہو اس کے لئے ترقی کی خوب دعاء کریں اور اس کے ساتھ احسان بھی کرتے رہیں، خواہ مال سے، یا بدن سے، یا دعاء سے، چند دنوں میں حسد دور ہوجائے گا، ہاں اگر کسی کی نعمت کو دیکھ کر یہ تمنا پیدا ہو کہ کاش اللہ یہ نعمت مجھے بھی عطا فرماتا، تو یہ حسد نہیں، بلکہ رشک ہے، اور اس کی جازت ہے، کیونکہ یہ انسان کی فطرت ہے کہ جب بھی کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھتا ہے تو تمنا کرتا ہے کہ یہ نعمت مجھے بھی مل جائے، لیکن اس کا بہت زیادہ استحضار کرنا کوئی اچھی بات نہیں ہے، ہاں اگر دینداری کی وجہ سے رشک پیدا ہو کہ فلاں شخص دینداری میں مجھ سے آگے بڑھا ہوا ہے مثلاً کوئی صاحب علم خود بھی نیک عمل کر رہا ہے اور دوسروں کو بھی نیکی کی طرف بلا رہا ہے، یا کوئی صاحب مال ہے اور وہ اس مال کو اللہ کے راستہ میں خرچ کر رہا ہے اور دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کاش میرے پاس بھی علم اور مال کی نعمت میسر ہو تو میں بھی نیکی کے کاموں میں حصہ لے سکوں تو یہ رشک پسندیدہ ہے اور بڑی اچھی بات ہے، مسلم شریف کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حسد ورشک صرف دو موقعوں پر غیر مضر ہوسکتا ہے ایک تو ایسے آدمی سے جسے اللہ نے حکمت دی ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور اس کی تعلیم دیتا ہو، دوسرے اس آدمی سے جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے راہ حق میں خرچ کرتا ہو۔

عورتوں کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کی سب سے اچھی مسجد ان کے گھر کا گوشہ ہے۔ (مسند احمد ۲۹۷)

مطلب: نماز اسلام کی ایسی مہتم بالشان عبادت ہے کہ اس کو شعار اسلام اور شعار مسلمین قرار دیا گیا ہے اس سے خالق اور مخلوق کے درمیان رشتہ مضبوط ہوتا ہے اور خالق کی طرف سے رحمت متوجہ ہوتی ہے اور بخششوں کی باش برسنے لگتی ہے، گویا نماز بندہ اور رب کے درمیان ایک اہم ربط اور ترقی کا ایک اہم ذریعہ ہے، اس لئے مردوں کے لئے حکم ہے کہ وہ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں اور عورتوں کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ اپنے گھر کے کسی گوشہ میں نماز پڑھیں، ان کے لئے اسی میں اجر وثواب زیادہ ہے، حدیث پاک میں اس کی تلقین کی گئی کہ عورتیں گھر میں نماز ادا کریں، ایک بار حضرت ابوحمید ساعدی کی بیوی رسول اکرم ﷺ کی خدمت حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ اے للہ کے رسول میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہوں تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو لیکن تمہاری نماز جو تمہارے شب گزاری کے کمرے میں ہو وہ تمہارے لئے بہتر ہے، تمہاری اس نماز سے جو تمہارے حجرے میں ہو اور تمہارے حجرے کی نماز تمہارے گھر کی نماز سے بہتر ہے اور تمہارے گھر کی نماز تمہارے محلّہ کی مسجد کی نماز کی سے بہتر ہے، البتہ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد رسالت میں بعض شرطوں کے ساتھ عورتوں کو جماعت میں شرکت کی اجازت تھی، مگر آپ کی وفات کے بعد جب حالات میں تبدیلی آئی اور فتنہ وفساد کا خوف بڑھا تو اکابر صحابہ اور صحابیات نے عورتوں کو گھر میں نماز پڑھنے کی تلقین کی، بخاری شریف کی حدیث ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ اگر آج حضور ﷺ ان باتوں کو دیکھتے جو لوگوں نے اختیار کر رکھی ہیں تو عورتوں کو ضرور مسجد جانے سے روک دیتے، جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتیں روکی گئیں، دوسرے صحابہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بھی یہی رائے تھی کہ عورتوں کا گھر میں نماز پرھنا مسجد میں جانے سے بہتر اور افضل ہے، جب خیر القرون میں حالات کی ناسازگاری کی وجہ سے صحابہ نے عورتوں کو مسجد جانے سے منع کیا تو پھر آج کے پرفتن حالات میں عورتوں کو مسجد جانے کی اجازت دینا کیسے درست ہوگا، اس لئے متاخرین فقہاء احناف نے عورتوں کو مسجد کی جماعت میں شرکت سے منع کیا اور احتیاط بھی اسی میں ہے کہ عورتیں تنہا اپنے گھر کے کسی گوشہ میں نماز ادا کریں وہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے۔

دینی مسائل

مفتی احتکام الحق قاسمی

باہر کے لاؤڈ اسپیکر سے نماز تراویح شریعت کے خلاف ہے:

رمضان میں بہت سارے لوگ ایسے مائک سے نماز تراویح پڑھاتے ہیں، جس کی آواز باہر کے لاؤڈ اسپیکر سے پورے محلّہ اور آبادی میں گونجتی ہے۔جس سے برادران وطن کو تکلیف ہوتی ہے، اور نمازیوں کی نماز میں بھی خلل ہوتا ہے۔ایسا کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ وباللہ التوفیق

نماز میں قرآن کریم کتنی آواز میں پڑھا جائے، اس سلسلہ میں اللہ پاک کا واضح ارشاد ہے:"وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَالِكَ سَبِيْلًا"(الاسراء:۱۱۰)

اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز میں پڑھو اور نہ بالکل آہستہ (بلکہ) اس کے درمیان کا راستہ اختیار کرو، صحیح بخاری میں اس حکم کا پس منظر یہ بیان کیا گیا ہے کہ مکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے رفقاء کو نماز پڑھاتے اور زور سے قرآن مجید پڑھتے تو مشرکین مکہ قرآن کریم، اللہ رب العزت اور حضرت جبرئیل علیہ السلام تینوں کو برا بھلا کہتے اور ان کی شان میں گستاخیاں کرتے، اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ قرآن بہت زور سے نہ پڑھیں کہ مشرکین سنیں اور گستاخیاں کریں، اور اتنا آہستہ بھی نہ پڑھیں کہ نماز میں شریک صحابہ بھی نہ سن سکیں، بلکہ درمیانی راستہ اختیار کریں۔"عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ ولا تجھر بصلاتك ولا تخافت بھا، قال نزلت و رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم مختفی بمكة كان اذا صلی باصحابہ رفع صوتہ بالقرآن فإذاسمعوا المشركين سبوا القرآن و من انزلہ و من جاء بہ فقال اللّٰہ تعالیٰ لنبیہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم و لا تجھر بصلاتك ای بقرأتك فيسمع المشركون فيسبوالقرآن و لا تخافت بھا من اصحابك فلا تسمعھم وابتغ بين ذالك سبيلا"(صحیح البخاری کتاب التفسیر ۲/۶۸۶)

قرآن کریم کے اس حکم سے معلوم ہوا کہ جہاں قرآن کریم کو زور سے پڑھنے سے فتنہ پیدا ہوتا ہو، اسلام کے دشمن اسکو گستاخی اور بے ادبی کا ذریعہ بناتے ہوں تو وہاں اس سے احتراز کرنا چاہئے، تاکہ ہم بالواسطہ شعائر دین کی بے احترامی کا سبب نہ بنیں۔(مستفاد آسان تفسیر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:۱/۸۴۰)

تراویح میں لاؤڈ اسپیکر خواہ مسجد کے منارہ پر ہو یا کسی گھر یا ہال کی چھت ذریعہ قرآن کی آواز باہر محلّہ اور پوری آبادی میں پھیلانا جہاں قرآن وحدیث کے حکم کے صریح خلاف ہے، وہیں بہت سارے مفاسد بھی ہیں، مثلاً

۱۔ لاؤڈ اسپیکر سے گونجنے والی غیر معمولی آواز سے غیر مسلموں بالخصوص ان مریضوں کی راحت وآرام اور نیند میں خلل ہوتا ہے، جنہیں راحت وآرام کی سخت ضرورت ہوتی ہے، جس کی وجہ سے انہیں سخت ناگواری ہوتی ہے، برا بھلا کہتے ہیں، گالیاں دیتے ہیں اور اسلام وشعائر اسلام کے ساتھ گستاخیاں کرتے ہیں، ظاہر ہے اسلام ان چیزوں کو بالکل پسند نہیں کرتا اور حکم دیتا ہے"وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَالِكَ سَبِيْلًا"

۲۔ یہ وقت عبادت کا ہوتا ہے، ہر طرف لوگ عبادت میں مشغول ہوتے ہیں، عورتیں اور مریض اپنے گھروں میں نیز بہت سارے لوگ کسی ہال میں یا مسجدوں میں تراویح پڑھ رہے ہوتے ہیں، باہر سے آنے والی لاؤڈ اسپیکر کی آواز عبادت میں مصروف لوگوں کی عبادت میں خلل ڈالتی ہے، جس سے انہیں تکلیف ہوتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے سخت منع فرمایا ہے، چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں معتکف تھے، کچھ لوگوں کو زور سے قرآن پڑھتے سنا تو آپ نے اپنے خیمہ کا پردہ ہٹا کر صحابہ کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ "الا ان كلكم مناج ربہ فلايوذين بعضكم بعضاو لا يرفعن بعضكم علي بعض القرأة"(صحيح ابن خزيمہ) تم میں سے ہر ایک اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہے اور (باآواز بلند قرآن پڑھنے سے دوسروں کی عبادت میں خلل پہونچتا ہے، جس کی وجہ سے انہیں تکلیف ہوتی ہے) اس لیے کوئی کسی کو ہرگز تکلیف نہ پہونچائے اور قرآن پڑھنے میں اپنی آواز دوسروں پر بلند نہ کرے۔

۳۔ آیت سجدہ سننے کے بعد سجدہ لازم ہوتا ہے، لاؤڈ اسپیکر کی آواز دور تک جاتی ہے، بہت سے لوگوں کے کانوں سے ٹکراتی ہے، آیت سجدہ بھی سنتے ہیں، بعض دفعہ سننے والوں کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ ہم نے آیت سجدہ سنی ہے، جس پر ہمیں سجدہ کرنا چاہئے اور اس طرح غیر محسوس طریقہ پر ترک سجدہ کا گناہ ان کو ہوتا ہے، جس کا سبب لاؤڈ اسپیکر پر قرآن کی تلاوت ہے۔

۴۔ باہر کے مائک کے ذریعہ تراویح کا مقصد عام طور پر ریا وشہرت اور نام ونمود ہوتا ہے، اور یہ اتنا خطرناک مرض ہے جس سے بڑی بڑی عبادتیں رائیگاں ہوجاتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص لوگوں کو سنانے اور سستی شہرت حاصل کرنے کے لیے کوئی عمل کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کا حال لوگوں کو سنائے گا (یعنی قیامت کے دن لوگوں کے سامنے اس کے عیوب کے ساتھ ذلیل ورسوا کرے گا) نیز جو شخص لوگوں کو دکھانے کے لیے کوئی عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ریاکاری کی سزا دے گا، یعنی قیامت کے دن اس سے کہیگا کہ اپنا اجر وثواب اسی سے مانگو جس کے لیے تم نے وہ عمل کیا تھا۔"عن جندب قال قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم : من سمع سمع اللّٰہ بہ و من يراء يراء اللّٰہ بہ" (صحیح البخاری:۲/۹۶۲) لہٰذا صورت مسئولہ میں نماز تراویح یا دیگر فرض نمازوں کو ایسے لاؤڈ اسپیکر سے ادا کرنا جس کی آواز باہر پھیلے قرآن و حدیث اور مزاج شریعت کے بالکل خلاف ہے، جس سے احتراز بہرحال لازم وضروری ہے، مائک سے نماز کی ادائیگی میں اس بات کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے کہ آواز مسجد یا نماز ادا کرنے کی جگہ سے باہر نہ پھیلے، تاکہ دوسروں کی تکلیف اور ایذا رسانی سے بچ سکیں اور قرآن کریم کی بے ادبی اور بے احترامی نہ ہو فقط واللہ تعالیٰ اعلم

امارت شرعیه بهار اڑیسه وجهار کهنڈ کا ترجمان

نقیب

ہفتہ وار — پھلواری شریف پٹنہ

پھلواری شریف

جلدنمبر 57/67 شمارہ نمبر 18 مورخہ ٣٠رشعبان المعظم ١٤٤٠ھ مطابق ٦رمئی ٢٠١٩ء روزسوموار

نیکیوں کا موسم بہار

جس وقت نقیب کا یہ شمارہ آپ کے ہاتھوں میں پہونچے گا اس وقت رمضان کا مبارک مہینہ اپنی رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ سایہ فگن ہوگا، نیکیوں کے اس موسم بہار میں اللہ کی طرف سے جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، اور سرکش شیاطین کو بیڑیوں میں جکڑ دیا جاتا ہے پھر بندہ ان اعمال خیر اور روزہ کی برکت سے اللہ سے اتنا قرب حاصل کرلیتا ہے کہ اللہ جل شانہ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، اور اپنی خاص رحمت نازل فرماتے ہیں، خطاؤں کو معاف کرتے ہیں، دعاؤں کو قبول کرتے ہیں، اور رحمت ومغفرت اور آگ سے نجات کا فیصلہ فرمادیتے ہیں، پس خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس بابرکت مہینہ اور موسم بہار کی قدر کی، اپنی زندگی کی قیمت سمجھی اور اس مہینہ کو ذکر وتلاوت، عبادت وریاضت، صبر واستقامت اور زہد وطاعت میں گذارا، اور بدنصیب ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس ماہ مبارک کو فضول گوئی، بدکلامی اور لغویات میں گنوادیا، حدیث میں فرمایا گیا، من لم یدع قول الذور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه جو شخص روزہ رکھ کر بیہودہ باتیں اور لغو حرکتیں نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ روزہ داروں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کو بات بات پر غصہ آتا ہے، مزاج میں چڑ چڑے کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے، یہ بات اچھی نہیں، روزہ بندگی، شکستگی اور درماندگی کی چیز ہے اس میں تواضع پیدا ہونی چاہئے، یہ روزہ کے منافی عمل ہے اور یہ نہ دیکھئے کہ گناہ کتنا چھوٹا ہے، بلکہ یہ غور کرنے کا خوگر بنایئے کہ جس کی نافرمانی کی جارہی ہے وہ کتنا بڑا ہے، لہذا وہ روزہ جو تقویٰ اور عفاف کی روح سے خالی ہو، اللہ کو ناراض کرنے کا باعث ہوتا ہے۔

روزہ ایک سلبی عبادت ہے جس میں ایک محدود وقت تک کھانے پینے اور خواہشات نفس سے پرہیز کیا جاتا ہے، لہذا ضروری ہوا کہ جہاں سے اس کی ابتدء ہو وہاں بھی کچھ نہ کچھ کھانے پینے کا عمل پایا جائے تاکہ کھانے کے بعد سے روزہ شروع ہو اور دوسرے کھانے پر ختم ہوجائے، جس کھانے سے روزہ کی ابتدا ہوتی ہے اس کو سحری کہتے ہیں اس کے ذریعہ انسان کو روزہ رکھنے میں طاقت ملتی ہے اور حدیث میں اس کھانے کو برکت کا کھانا کہا گیا ہے، تسحروا فان فی السحور برکة، سحری کھایا کرو اس میں بڑی برکت ہے، جب شام کے وقت روزہ مکمل ہوجائے تو افطار کے ذریعہ روزہ کھولا جائے، مگر وہ وقت دعاؤں کی قبولیت کا ہوتا ہے جب کوئی بندہ احساس ندامت کے ساتھ اللہ کے سامنے دست دراز ہوتا ہے تو اللہ اس کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں، طبرانی کی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ افطار کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سے لوگوں کو جہنم سے آزادی عطا ہوتی ہے، اس ماہ مبارک میں دعاؤں کا خاص اہتمام کرنا چاہئے، دعاء ماثورہ، کلمہ توحید وتمجید کی کثرت سے ورد کرنا چاہئے، اور اس دعا ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار کے پڑھنے کا بڑا ثواب حدیثوں میں آیا ہے۔ بلکہ رمضان کے تین عشرے کو اس دعاء کا مصداق قرار دیا گیا ہے۔ پہلا عشرہ رحمت کا ہے، ربنا آتنافی الدنیا حسنة ۔دوسرا عشرہ مغفرت کا ہے، وفی الآخرة حسنة . تیسرا عشرہ دوزخ سے نجات کا ہے۔وقنا عذاب النار .

اس مہینہ کو قرآن کے ساتھ خاص مناسبت ہے، قرآن مجید اسی مہینہ میں نازل کیا گیا، شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا، حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات حضورؐ کے پاس آتے اور قرآن پاک کا دور کرتے تھے، صحابہ تابعین وتبع تابعین سب اس ماہ میں کثرت سے تلاوت کرتے تھے، اس لئے کہ قرآن کی تلاوت بھی عبادت ہے، اس سے روحانی زندگی میں تازگی وشگفتگی پیدا ہوتی ہے، آپ بھی قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے معنی ومفہوم پر غور وفکر کی عادت ڈالئے تراویح کی نماز کا اہتمام پورے رمضان کرنا چاہئے، اس لئے کہ تراویح کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور اس میں ایک ختم قرآن سننا یا سنانا بھی سنت مؤکدہ ہے، جو لوگ پانچ، دس دن میں ایک ختم قرآن کر کے تراویح پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں وہ تارک سنت ہیں، اس لئے کہ تراویح ایک مستقل سنت ہے، اور قرآن کا سننا دوسری سنت ہے، ایک سنت کو تو ادا کر لیا گیا، مگر دوسری سنت کے ترک سے گناہ لازم آتا ہے، تراویح کی یہ نماز مردوں کی طرح عورتوں پر بھی سنت ہے۔

یاد رکھیئے کہ ماہ رمضان کے آخری دس دن بہت ہی قیمتی اور قابل قدر ہیں، احادیث میں ان کی بڑی فضیلت آئی ہے، صحیح بخاری شریف میں ہے کہ جب ماہ مبارک کے آخری دس دن شروع ہوجاتے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کمر کس لیتے تھے اور رات رات بھر عبادت میں مصروف رہتے، گھر کے لوگوں اور خویش واقارب کو بھی جگاتے تھے، تاکہ اللہ کی یاد سے اپنے دلوں کو منور کریں، عبادت، ذکر وتلاوت اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مسجد کے کسی گوشہ تنہائی میں بیٹھ جاتے، جس کو اعتکاف کہتے ہیں اور وہاں اپنے دل کو اللہ کے ساتھ وابستہ کرلیتے، علامہ ابن قیمؒ نے لکھا ہے کہ اعتکاف کی روح ہے دل کا اللہ کی طرف متوجہ ہوجانا اور مخلوقات سے الگ ہو کر صرف ایک خدا کی یاد میں مشغول ومنہمک ہوجانا، اسی کی سوچ وفکر یہی تذکرے، اسی کی بات چیت یہاں تک کہ انسان کے دل ودماغ پر خدا ہی کا تصور چھا جائے اور اسی کی یاد دل میں سما جائے اور بجائے مخلوق کے خالق ہی سے دل لگنے لگے۔ اسی آخری عشرہ کی طاق راتوں میں وہ عظیم ومتبرک رات ہے جس کو قرآن پاک میں شب قدر کہا گیا ہے، انا انزلناه فی لیلة القدر، وما ادراک ما لیلة القدر ، لیلة القدر خیر من الف شهر ، ہم نے قرآن پاک کو شب قدر میں نازل کیا، اور کیا آپ جانتے ہیں کہ شب قدر کیا ہے، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر رات ہے، جو شخص اس رات اللہ کے حضور روتا گڑگڑاتا ہے، عاجزی وانکساری کا اظہار کرتا ہے، اللہ اس کے گذشتہ تمام گناہ بخش دیتے ہیں، اس رات کو اللہ نے اپنی حکمت ورحمت سے پوشیدہ رکھا تاکہ مسلمان اس کی تلاش میں رہیں، اور عبادات ومناجات کے ساتھ ان طاق راتوں کو گذاریں، بعض روایات وآثار میں مزید توقع ستائیس، تیئیس، یا اکیس کی شب میں بتائی گئی، اس لئے جو جس قدر ہمت کر سکے ان قیمتی راتوں سے فائدہ اٹھائے، کیا معلوم آئندہ سال اس کا موقع ملے یا نہ ملے۔

یہ مہینہ جس طرح بدنی عبادتوں کے لئے خاص ہے اسی طرح مالی عبادتوں کے لئے بھی اس کی بڑی اہمیت ہے، روزہ دار کو افطار کرانا، فقیروں ومسکینوں کی مدد کرنا، یتیم ونادار بچوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور ان کی کفالت کرنا بڑے اجر وثواب کی بات ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یا ابن آدم انفق انفق علیک اے آدم کی اولاد تو میری راہ میں مال خرچ کر میں تیرے اوپر خرچ کروں گا، جو بھی مسلم بندہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرے گا، حق تعالیٰ سبحانہ اس کے اجر کو بڑھا دے گا، اس ماہ میں نوافل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا زیادہ کر دے گا، دعاء ہے کہ اللہ جل شانہ ہم سبھوں کو رمضان کے فیوض وبرکات سے بہرور کرے، لغزشوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور نیک اعمال کی توفیق بخشے۔

تاریخی فیصلہ

١٧رسال کے طویل انتظار کے بعد سپریم کورٹ نے ٢٣راپریل کو ایک تاریخی فیصلہ میں گجرات حکومت کو ٢٠٠٢ء کے گجرات فساد کے دوران اجتماعی عصمت دری کا شکار بلقیس بانو کو پچاس لاکھ روپے، سرکاری ملازمت اور ان کی پسند کے رہائشی مکان دینے کا حکم دیا ہے، اس موقعہ پر چیف جسٹس رنجن گوگوئی کی صدارت والی بینچ نے گجرات حکومت کو یہ بھی ہدایت دی کہ وہ اس فیصلے کے ساتھ ہی قصور وار پولیس افسران کے خلاف سخت کارروائی کرے تاکہ دوسرے افسران کے لئے درس عبرت ہو، خبروں کے مطابق سماعت کے دوران عدالت نے تلخ لہجہ میں گجرات حکومت کے وکیل سے کہا کہ یہ آپ کی خوش قسمتی ہے کہ ہم حکومت کے خلاف کوئی حکم پاس نہیں کر رہے ہیں، اس تلخ تبصرہ کا مطلب یہ ہے کہ عدالت عظمیٰ حکومت گجرات اور انتظامیہ کے طور طریقے سے حد درجہ کبیدہ خاطر ہے، کیونکہ اس مقدمہ میں بلقیس بانو کو سخت آزمائشی دور سے گذرنا پڑا، دھمکیاں دی گئیں، انہیں خانہ بدوشی کی زندگی گذارنی پڑی، اور یہ سب کچھ حکومت کے اعلیٰ عہدیداران کے اشارے پر ہوتا رہا، لیکن بلقیس بانو کسی موڑ پر مایوسی کا شکار نہ ہوئیں، بلکہ ہمہ دم ہمت وحوصلہ اور قوت برداشت سے کام کرتی رہیں اور اس طرح مقدمہ کو جیتا جو انتہائی قابل تعریف بھی ہے اور سبق آموز بھی کہ جب کوئی شخص پورے عزم واستقلال کے ساتھ میدان جنگ میں ڈٹا رہتا ہے، تو اللہ کی طرف سے فتح ونصرت حاصل ہوتی ہے۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ٢٠٠٢ء کے گجرات فساد میں منصوبہ بند طریقے سے مسلمانوں کی جان ومال اور املاک کو تباہ وبرباد کیا گیا، کم سن بچوں اور عورتوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی، آزاد ہندوستان میں یہ پہلا فساد تھا جس میں بھاگتے، اور جان بچاتے انسانوں پر پٹرول چھڑک کر اور مکانات میں بند کر کے آگ لگا دی گئی جس سے پوری انسانیت شرمسار ہوگئی تھی اور اس کی وجہ سے وطن عزیز کی پوری دنیا میں رسوائی ہوئی تھی، اسی فساد میں بلقیس بانو کی نگاہوں کے سامنے وحشی درندوں نے ان کے گھر کے ١٤رافراد کو بڑی بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا تھا، اس وقت بلقیس بانو کی عمر ١٩رسال تھی، حملہ آوروں نے انہیں بری طرح زدوکوب کیا وہ رحم کی بھیک مانگتی رہی لیکن درندہ صفت انسانوں نے ایک نہ سنی اور انہیں برہنہ کر کے اتنا مارا کہ وہ بے ہوش ہوگئی جب اس کو ہوش آیا تو ارد گرد لاشوں کے انبار دیکھے، ان کی معصوم بچی صالحہ خاک وخون میں لت پت مردہ پڑی تھی، جب اس نے عصمت دری کا مقدمہ کیا تو ایک سال کے بعد مجسٹریٹ نے ثبوتوں کے فقدان کی وجہ سے کیس بند کر دیا، لیکن بلقیس بانو نے ہمت سے کام لیا اور قومی انسانی حقوق کمیشن کے دروازے کو کھٹکھٹایا، اس نے مدد کی یقین دہانی کرائی، چنانچہ مقدمہ سپریم کورٹ میں پہونچا، عدالت نے دسمبر ٢٠٠٣ء میں سی بی آئی کو جانچ کا حکم دیا اس نے جنوری ٢٠٠٤ء میں نامزد ملزمان کو گرفتار کیا، جب گجرات میں افسران ثبوتوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے لگے تو بلقیس نے اپنا مقدمہ گجرات سے ممبئی منتقل کرنے کی اپیل کی جس کو سپریم کورٹ نے منظور کرلیا، چار سال کے بعد اسپیشل عدالت نے بیس میں سے تیرہ کو مجرم گردانا اور اس میں سے گیارہ کو عمر قید کی سزا سنائی، مگر یہ سزا ناکافی تھی اس لئے سی بی آئی نے ممبئی ہائی کورٹ میں اپیل کی اور مجرموں کو موت کی سزا دینے کا مطالبہ کیا، لیکن اس کو عدالت نے تسلیم نہیں کیا، اسی درمیان عدالت نے گجرات ہائی کورٹ کو ہدایت دی کہ وہ بلقیس بانو کو پانچ لاکھ روپے معاوضے کے طور پر دلوائے، لیکن بلقیس بانو نے اس پر عدم اطمینان کا اظہار کیا اور اسے لینے سے انکار کر دیا اور ساتھ ہی عدالت میں عرضی داخل کر دی کہ معاوضہ کم سے کم اتنا ہونا چاہئے کہ وہ ایک مثال بن سکے، چنانچہ دلائل وشواہد کی روشنی میں سپریم کورٹ نے اپنے تازہ فیصلہ میں پچاس لاکھ روپے کا حکم جاری کیا اس طرح ١٧سال کے عرصہ کے بعد بلقیس بانو کے حق میں فیصلہ آیا، جس کے لئے بلقیس بانو مبارکباد کی مستحق ہے کہ انہوں نے کسی بھی مرحلہ میں پست ہمتی کا مظاہرہ نہیں کیا، یہ اور بات ہے کہ انہیں انصاف ملنے میں تاخیر در تاخیر ہوتی رہی مگر حق کی جیت ہوئی اور مجرم کیفر کردار تک پہونچ گیا۔ اب توقع یہ ہے کہ اس وقت جو مظلومین انصاف کے لئے در بدر بھٹک رہے ہیں انہیں بھی جلد انصاف ملے گا، احسان جعفری کی بوڑھی خاتون کو بھی کافی دنوں سے فیصلے کا انتظار ہے امید ہے کہ انہیں بھی کامیابی ملے گی اور عدالت پر لوگوں کا مزید اعتماد بڑھے گا۔

اس انتخاب میں مسلمانوں کے لئے کیا ہے

جاوید انیس

آج ہندوستانی سیاست ایک ایسے دور میں ہے جب کوئی بھی سیاسی پارٹی مسلم کمیونٹی کی بات نہیں کرنا چاہتی۔ وہ سیاسی طور پر اچھوت بنادئے گئے ہیں۔ اب ان کا استعمال اکثریتی آبادی کو ووٹ بینک میں تبدیل کرنے کے لئے کیا جارہا ہے۔ دھمکیاں، نفرت اور نظرانداز کرنا یہی کل جمع ہے، جو ۲۰۱۹ء کے انتخابی بساط پر اس ملک کے مسلمانوں کو حاصل ہو رہا ہے۔ ۲۰۱۴ء کے بعد سے ہندوستانی سیاست میں مسلم کمیونٹی کو حاشیے پر دھکیل دیا گیا ہے۔ حالانکہ ایسا بھی نہیں ہے کہ اس سے پہلے مسلمان سیاست کے مین اسٹریم میں شامل تھے لیکن وہ ایک ایسا ''ووٹ بینک'' ضرور مانے جاتے تھے، جس کو حاصل کرنے کے لئے نام نہاد سیکولر پارٹیاں خاصا زور لگاتی تھیں۔ آج ہندوستانی سیاست ایک ایسے دور میں ہے جب کوئی بھی سیاسی پارٹی مسلم کمیونٹی کی بات ہی نہیں کرنا چاہتی ہے، پانچ سال پہلے جو مسلمان ووٹ بینک تھے آج وہ سیاسی طور پر اچھوت بنادئے گئے ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ ان دونوں ہی حالات میں ''تحفظ'' ہی ان کے لئے مرکزی مدعا رہا ہے۔ بہرحال مسلم ''ووٹ بینک'' کا بھرم ٹوٹ چکا ہے، لیکن یہ کوئی مثبت تبدیلی نہیں ہے۔ اب بھلے ہی مسلمان خود ووٹ بینک نہ ہوں لیکن ان کا استعمال اس ملک کی اکثریتی آبادی کو ووٹ بینک میں تبدیل کرنے کے لئے کیا جارہا ہے۔ اپنے آپ میں شاید یہ پہلا عام انتخاب ہے جس میں اس ملک کی سب سے بڑی اقلیتی کمیونٹی کو اس طرح سے سیدھے اور کھلے طور پر نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ۲۰۱۴ء میں مودی حکومت آنے کے بعد سے مسلمان اپنے آپ کو اور چیلنج بھرے حالات سے گھرے پا رہے ہیں۔ پچھلے پانچ سالوں میں ان کے لئے ملک کا ماحول بہت تیزی سے بدلا ہے اور سماج اور سوشل میڈیا میں ان کے تئیں نفرت کا جذبہ بہت کھل کر سامنے آرہا ہے۔

اس کا سب سے بڑا اظہار لنچنگ کے وہ واقعات ہیں، جس میں بھیڑ کے ذریعے نہ صرف ان کو مارا جاتا ہے بلکہ سوشل میڈیا پر اس کو نشر کرکے جشن بھی منایا جاتا ہے۔ اس دوران ایک شہری کے طور پر ان کی بے دخلی کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے اور ان کی الگ پہچان سے انکار کیا گیا ہے۔ مودی حکومت آنے کے بعد سے لگاتار یہ شوشا چھوڑا گیا ہے کہ ہندوستان فطری طور پر ایک ہندوراشٹر ہے اور اکیلا ہندوتوا ہی اس کی پہچان ہے، جبکہ تقسیم کے زخم کے باوجود ہمارے آئین سازوں نے سیکولرزم کے راستے کو چنا تھا۔ آئین کے مطابق، ریاست کا کوئی مذہب نہیں ہے، لیکن مودی حکومت میں سیکولر ریاست کے اس نظریہ پر بہت ہی منظّم طریقے سے حملہ کیا گیا ہے۔

بی جے پی اور آر ایس ایس اس بات کو بار بار دوہراتی رہی ہے کہ اس ملک میں مسلمانوں کو خوش کیا جاتا رہا ہے اور ہندوؤں کو نظرانداز کیا گیا ہے۔ وہ مسلمانوں کا ڈر دکھا کر اکثریتی ہندوؤں کی صف بندی کرتے رہے ہیں، اور اب یہ حالت بن چکی ہے کہ ملک کی ساری سیاست ہندو اور ہندوتوا کے درمیان سمٹ کر رہ گئی ہے۔

مسلمانوں کو لے کر سیاسی پارٹیوں کا زور یا تو ان کے عدم تحفظ کو بھنا کر ان کو محض ایک ووٹ بینک کے طور استعمال کرنے کا ہے یا پھر ان کے شہری حقوق کو مسترد کرکے ان کو دوسرے درجے کا شہری بنادینے کا ہے، پیچھے مڑ کر دیکھیں تو بی جے پی کو چھوڑ کر اس ملک کی زیادہ تر سیاسی پارٹیاں مسلمانوں کی خیرخواہ ہونے کا دعویٰ کرتی رہی ہیں، لیکن حقیقت میں انہوں نے مسلمانوں کو ''ووٹ بینک'' سے زیادہ کبھی کچھ سمجھا نہیں ہے، اس لئے ان کی طرف سے اس قوم کی فلاح و بہبود کے لئے سنجیدہ کوشش نہیں دکھائی دیتی ہے۔

مسلم قوم کے اصل مسائل کبھی ان کے ایجنڈے میں رہے ہی نہیں، ان کی ساری قواعد دائیں بازو کا ڈر دکھا کر کر مسلم ووٹ حاصل کرنے تک ہی محدود رہی ہے۔ غور کرنے کی بات یہ ہے کہ فرقہ پرستی کو لے کر نام نہاد سیکولر پارٹیوں کی لڑائی نہ صرف نقلی ثابت ہورہی ہے بلکہ کبھی کبھی ان کا ''دائیں بازو'' کے ساتھ غیر اعلانیہ رشتہ بھی نظر آتا ہے، یہاں تک کہ یہ ایک دوسرے کو بنائے رکھنے میں مدد کرتی بھی نظر آتی ہیں، تاکہ ملک کی دونوں اہم کمیونٹی کو ایک دوسرے کا ڈر دکھا کر اپنی روٹی سینکی جاتی رہے۔ سابق وزیراعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ نے ایک بیان دیا تھا کہ سماج کے تمام پچھڑے اور اقلیتی طبقوں بالخصوص مسلمانوں کو ترقی کے فائدے میں برابر کی حصے داری یقینی بنانے کے لئے ان کو امپاور کیے جانے کی ضرورت ہے۔ ملک کے وسائل پر پہلا حق انہی کا ہے۔ ان کے اس بیان پر کافی ہنگامہ ہوا تھا خاص طور پر بیان کے آخری حصے پر، لیکن بنیادی سوال یہ اٹھتا ہے کہ مسلمانوں کی بدتر حالت کے لئے ذمہ دار کون ہے؟

سچر کمیٹی کی رپورٹ تو خود کانگریس پارٹی کے لئے ایک آئینے کی طرح ہونی چاہئے تھی چونکہ اس ملک میں کانگریس پارٹی ہی سب سے زیادہ وقت تک اقتدار میں رہی ہے۔ مسلمانوں کی اس حالت کے لئے سب سے زیادہ جوابدہی ان کی ہی بنتی ہے۔ بہرحال اکثریت پسند سیاست کے اس دور میں کھیل کے اصول بدل چکے ہیں، دلوں کی تقسیم اب زمین پر بھی دکھائی پڑنے لگی ہے۔ ایسا لگتا ہے ۱۹۴۷ء کی تقسیم کبھی تھمی ہی نہیں تھی۔ سالوں سے شعور میں کہیں گہرے تک سمائی یہ بات ہندوراشٹروادیوں کے مضبوط ہونے پر نمایاں ہوکر سطح پر آچکی ہے کہ ''آزادی کے بعد مسلمانوں کو پاکستان کی صورت میں ایک نیا ملک مل گیا ایسے میں اگر ان کو ہندوستان میں رہنے دیا گیا ہے تو ان کے لئے یہی کافی ہے، ان کا کچھ اور مانگنے یا شکایت کرنے کا کوئی حق نہیں بنتا ہے۔''

مسلمانوں کے خلاف نفرت اور تشدد کو عام بنادیا گیا ہے اور ان کے تئیں عدم اعتماد بڑھا ہے۔ بھیڑ کے ذریعے کیے گئے تشدد کے بھی وہی سب سے بڑے شکار ہیں۔ دوسری طرف کمیونٹی کے لوگوں کو جھوٹے مقدموں میں پھنسانے اور تصادم میں مار گرانے کے واقعات بھی کم ہونے کے بجائے بڑھ رہے ہیں اور سب سے بڑی بات ان کا ووٹ بینک کا تمغہ چھن چکا ہے اور سیاسی طور پر ان کو اچھوت بنادیا گیا ہے۔

ہندوستان میں دنیا کی تیسری سب سے بڑی مسلم آبادی ہے، جو جمہوریت اور سیکولر آئین کے سایے میں بہت خوشی سے رہتی ہے، یہاں کا مسلمان بھی اپنے ملک کی طرح تنوع سے بھرا ہوا ہے، زبان، علاقہ اور ذات برادری کی بنیاد پر ان میں بہت تنوع ہے۔ ۲۰۰۶ء میں سچر کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں بتایا تھا کہ کس طرح سے مسلمان اقتصادی اور تعلیمی طور پر پچھڑے ہیں، سرکاری نوکریوں میں ان کو مناسب نمائندگی نہیں مل پاتی ہے اور کئی معاملوں میں ان کی حالت ایس سی ایس ٹی سے بھی بدتر ہے، رپورٹ کے ذریعے کئی مشورے بھی دئے گئے تھے، جس کے بعد اس وقت کی یوپی اے حکومت کے ذریعے الگ سے وزارت اقلیتی امور کی تشکیل کی گئی اور اقلیتوں کی فلاح کے لئے ''وزیراعظم کے ۱۵؍نکاتی پروگرام'' کی شروعات کی گئی۔ اس کے بعد ۲۰۱۳ء میں سچر کمیٹی کی سفارشوں کی عمل آوری کی حقیقت جاننے کے لئے پروفیسر امیتابھ کنڈو کی رہنمائی میں ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جس نے اپنی رپورٹ ۲۰۱۴ء میں اقلیتی معاملوں کی وزارت کو سونپ دی تھی۔ اس میں پتہ چلا کہ اس دوران مسلمانوں کی حالت میں کوئی قابل ذکر اصلاح نہیں ہوئی ہے۔

۲۰۱۴ء کے بعد اب حالات پوری طرح سے بدل چکے ہیں، جنہوں نے سچر کمیٹی کی تشکیل کی تھی اب وہ بھی اس کا نام لینے سے پرہیز کرتے ہیں۔ گزشتہ سال سونیا گاندھی نے ایک پروگرام میں کہا تھا: ''بی جے پی کے ذریعے کانگریس کو ایک مسلم پارٹی کے طور پر مشتہر کیا گیا جس کی اس کو قیمت چکانی پڑی ہے۔'' ظاہر ہے اب کانگریس نرم ہندتوا کے راستے پر چل پڑی ہے۔ اس بار اس کے منشور میں بھی سچر کمیٹی کی سفارشوں کا ذکر سرے سے غائب ہے۔

اب ۲۰۱۹ء کے انتخاب میں ان کو مرنے کے بعد کی دھمکیاں دی جارہی ہیں جیسا کہ مودی حکومت کے متنازعہ وزیر گریراج سنگھ نے مسلمانوں کو دھمکاتے ہوئے کہا ہے کہ اگر اس ملک میں ان کو اپنی قبر کے لئے تین ہاتھ جگہ چاہیے تو وندے ماترم کہنا ہوگا اور بھارت ماتا کی جئے بولنا ہوگا۔ ہندوستان کی جمہوریت کی طرح اس ملک کے مسلمانوں کے لئے بھی ۲۰۱۹ء کا انتخاب بہت اہم ثابت ہوسکتا ہے جس کا ان کو بخوبی احساس بھی ہے۔ (بقیہ صفحہ ۷؍پر)

کتابوں کی دنیا

تبصرہ کے لئے کتابوں کے دو نسخے آنے ضروری ہیں

مانگتا جا۔ لیتا جا

✍ : مولانا رضوان احمد ندوی

زیر تبصرہ کتاب ''مانگتا جا۔ لیتا جا (یعنی سل تعط) دعاؤں کے مہکتے پھولوں کا حسین گلدستہ ہے جس کو حضرت مولانا مجتبیٰ بن مولانا احمد لولات صاحب رویدروی شیخ الحدیث دارالعلوم ہدایت الاسلام عالی پور گجرات نے اس انداز سے مرتب کیا ہے کہ پڑھنے والے کے دل میں شوق ورغبت کے ساتھ عمل کا جذبہ پیدا ہونے لگتا ہے، یقین مانئے کہ جب کوئی پریشان حال انسان دنیا کے تمام سہاروں سے مایوس ہوکر دفع ظلم کے لئے صرف اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس کے جائز مقاصد اور ضرورتوں کو پوری فرماتے ہیں، لیکن ہاں دعاء مانگتے وقت اپنے ضعف اور بدحالی اور حاجت مندی کا ذکر کرنا قبولیت دعاء کے لئے اقرب ہے، اس لئے فقہاء امت نے فرمایا کہ انسان کو چاہئے کہ دعا کرنے سے پہلے اللہ کی نعمتوں اور اپنی حاجت مندیوں کا ذکر کرے، اگر کسی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوئی تو بدگمان اور مایوس نہ ہونا چاہیے، بعض اوقات دعا قبول تو ہوجاتی ہے مگر کسی مصلحت اور حکمت سے اس کا اظہار دیر سے ہوتا ہے، یا دعا کرنے والا انسان خود اپنے نفس کو ٹٹولے کہ اس کے اخلاص اور توجہ الی اللہ میں کمی وکوتاہی تو نہیں رہی ہے، اس لئے کائنات کا مالک اور خالق ہر وقت آواز دیتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے مانگے تاکہ میں اس کو عطا کروں، اللہ فرماتے ہیں کہ تم مجھ سے مانگو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا، اس لئے قبولیت دعاء کے طریقے بھی بتلائے گئے اور اس موضوع پر اکابر علماء کی کتابیں شائع ہوئیں، امام نووی کی کتاب ''الاذکار'' علامہ سیوطی کی ''مختصر الاذکار'' اور ابن الجوزی کی ''الحصن والحصین'' کو قبولیت عام حاصل ہوچکی ہے، زیر تبصرہ کتاب ''مانگتا جا۔ لیتا جا'' بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، جس میں ہر قسم کے حادثات سے بچنے کی دعاء، رزق میں کشادگی، قرض کی ادائیگی، دشمنوں سے حفاظت، ظلم سے نجات کے علاوہ روحانی وجسمانی امراض سے حفاظت کے لئے موثر دعائیں بتلائی گئیں ہیں، اس طرح ہر مرض کی دوا اور وظیفہ کی تلقین کی گئی ہے، ان وظائف کو اللہ ورسول کی عظمت اور اعتقاد ویقین کے ساتھ پڑھیں کیوں کہ ادعیہ کی مثال کمان کی سی ہے، کمان جس قدر مضبوط ہوگی تو نشانہ صحیح ہوگا، نیز گناہوں سے اجتناب شرط اولیں ہے کہ اللہ کے خزانوں سے فائدہ گناہ چھوڑے بغیر نہیں ہوگا۔ مؤلف نے اس کتاب میں انہیں دعاؤں کو شامل کیا ہے، جو صحیح احادیث سے ثابت ہیں، اور جن پر مشائخ وعلماء کا تعامل بھی رہا ہے، اس لئے ہر دعاء اور اس کے اردو ترجمہ کے ساتھ حوالہ بھی دے دیا تاکہ اگر کوئی اس موضوع پر تحقیقی کام کرنا چاہیں تو انہیں وہاں سے مواد مل سکے۔

۲۵۶ صفحات پر مشتمل اس کتاب کے آغاز میں تین ممتاز عالم دین کے دعائیہ کلمات ہیں جس میں ان بزرگوں نے کتاب کے مؤلف کو مبارکباد دی اور اس سعی جمیل کو امت کے لئے نافع قرار دیا، مفسر قرآن حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب استاذ حدیث وتفسیر جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا نے زیر نظر کتاب کو انتہائی مفید اور پر لطف تصنیف سے تعبیر کیا اور کہا کہ یہ کتاب زخمی دلوں کے لئے زود اثر مرہم ہے، دشمن سے حفاظت کے لئے وظیفہ ہے، کتاب کیا ہے۔ ہر پریشانی کا حل، جسمانی امراض سے شفا، گویا بندے کا اپنے رب کریم سے کنکشن قائم کرنے کا شارٹ سسٹم اور اس کی نصرت ورحمت کھینچ لانے کا طاقتور مقناطیس۔

احساس عمل کی چنگاری جس دل میں فروزاں ہوتی ہے
اس لب کا تبسم ہیرا ہے، اس آنکھ کا آنسو موتی ہے

کتاب کے آخری حصہ میں ۳۴؍صحابہ، ۶؍صحابیات، ۱۱؍تابعین اور ۱۵؍اکابر علماء کے مختصر حالات زندگی کو بیان کیا گیا ہے، حالانکہ سیرت وسوانح مستقل ایک موضوع ہے، جس پر ماضی سے حال تک کئی مصنفین کی ضخیم کتابیں شائع ہوتی رہی ہیں، مسنون دعاؤں کی کتاب میں اس موضوع کو لاحقہ کے طور پر ذکر کرنا سمجھ سے پرے ہے، میرے خیال میں اگر مؤلف اس کو علاحدہ کتابی صورت میں طبع کراتے تو شاید اس کی افادیت ونافعیت کچھ زیادہ عام ہوتی، قابل لحاظ امور کے ذیل میں لکھا ہے کہ کتاب سے ملحق عنوان شخصیات میں ایسے حضرات کا تعارف کردیا گیا ہے جو صاحب واقف ہیں مگر غور کرنے سے پتہ چلا کہ تذکرے میں ایسے اصحاب کو بھی شامل کیا گیا ہے، جن کا زیر بحث واقعہ سے کوئی تعلق نہیں ہے، بہرحال پیش نظر کتاب ادعیہ مسنونہ پر ایک قابل قدر اور لائق تحسین پیش کش ہے، کاغذ اور طباعت کی دلکشی اور سرورق کی خوشنمائی مؤلف کے ذوق سلیم کی آئینہ دار ہے، باذوق حضرات دارالارشاد والاعلام کرولیا محلّہ عالی پور نوساری گجرات سے طلب کرسکتے ہیں، کتاب پر قیمت درج نہیں ہے اس لئے موبائل 9687548126 سے رابطہ کریں۔

مولانا توقیر احمد قاسمی

کسی بھی چیز کا خاص موقعہ آتا ہے تو اس کا بڑا چرچا اور خوب اہتمام ہوتا ہے، کسان کہتے ہیں بھئی ابھی فصل کا موقع ہے اب کوئی اور کام نہیں، بس فصل تیار ہے اس کی کٹائی اور گہائی میں لگنا ہے، آموں کے موسم میں سنتروں کے سیزن میں باغبانوں کی پوری توجہ اور تیاری سیزن سے فائدہ اٹھانے کی ہوتی ہے، سال میں کچھ مہینے ایسے آتے ہیں جو تجارت کا سیزن کہلاتے ہیں ان دنوں تاجروں کی بھی مشغولیات بڑھ جاتی ہیں کھانا اور آرام کم کام زیادہ ہوتا ہے کہ سال بھر کی کمائی کرنی ہوتی ہے لوگ رات بھر دوکانیں، شوروم کھول کر رکھتے ہیں سونے کی فکر نہیں ہوتی ہے اس لئے کہ ہر وقت یہ غم سوار رہتا ہے کہ کس طرح اس خاص موقع اور سیزن سے زیادہ سے زیادہ مجھے فائدہ ہو، یہی سوچتا ہے کہ تھوڑے دنوں کی جستجو ہے چند دنوں کی مشقت ہے آرام پھر اس کے بعد کرلیں گے۔ جب کہ ان سب محنتوں اور مشقتوں سے جو کچھ ملے گا اس کی حیثیت صرف اتنی ہے کہ المال والبنون زینۃ الحیاۃ الدنیا کہ مال اور بیٹے جن کی ہر آدمی بہت فکر کرتا ہے صرف دنیوی زندگی کی زینت ہیں اور ہم سب اس شعر کے مصداق ہیں۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں — سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

اس لئے دینا کمانے کی فکر سے بڑی فکر آخرت کمانے کی ہونی چاہئے، بلکہ دنیا بھی برائے دین وآخرت ہونی چاہئے، یہاں تک کہ صرف نیت صحیح کرلو تو تمہاری تجارت تمہاری کھیتی اور باغبانی بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہوگی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے دنیا حاصل کی حلال طریقے سے صرف اس نیت سے کہ دوسروں کے سامنے اپنی ضرورت کے لئے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے اور اپنے گھر والوں کی حاجت پوری کرنے کے لئے ایک کوشش ہے اور اس لئے کمارہا ہے کہ اپنے پڑوسیوں پر مہربانی کرسکے ایسا شخص قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کریگا کہ اس کا چہرہ (نورانیت اور چمک دمک میں) چودھویں رات کے چاند جیسا ہوگا۔

اور جس نے دنیا طلب کی حلال طریقے سے صرف مال زیادہ کرنے کے لئے، دوسروں پر فخر کرنے کے لئے اور دکھاوے کے لئے، تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غصہ ہوگا۔

معلوم ہوا کہ حلال کمانے میں بھی نیت کے فرق سے انجام کتنا مختلف ہوجاتا ہے اس لئے دنیا کو بھی حسن نیت سے اعمال صالحہ میں شامل کرلو کہ اللہ تعالی فرماتا والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر أملا (سورہ کہف) اور باقی رہنے والے نیک اعمال آپ کے رب کے پاس ثواب کے اعتبار سے بھی خوب تر ہیں اور آرزو وامید کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں۔

لہذا دوسرے سیزنوں کی طرح ماہ رمضان بھی نیکیاں کمانے کا سیزن ہے، جنہیں آخرت کا یقین ہوتا ہے پروردگار کے سامنے حاضری کی فکر دامن گیر ہوتی ہے، جس کی وجہ سے اپنے گناہوں کو معاف کرنا چاہتے ہیں ، اللہ رب العزت کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نصرت ومعیت کے حصول کے لئے بے قرار رہنے والے ہیں ان کے لئے یہ ماہ مبارک ایک سیزن ہے۔

امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں کہ جیسے سورج طلوع ہونے سے بہت پہلے صبح کی سفیدی نمودار ہونا شروع ہوجاتی ہے اور آہستہ آہستہ بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ پورا سوراج نکلنے سے تھوڑی دیر پہلے روشنی ایسی ہوتی ہے گویا سورج ہی نکل آیا ہو اسی طرح رمضان المبارک کے برکات پندرہ شعبان کی رات سے شروع ہوجاتی ہیں، ان میں روز بروز اضافہ ہوتا رہتا ہے حتی کہ رمضان المبارک سے دو چار دن پہلے یہ انوارات ایسے ہی معلوم ہوتے ہیں گویا کہ رمضان کے انوارات ہوں پھر جب رمضان المبارک کی پہلی تاریخ آتی ہے تو انوارات کا یہ سورج اپنے رخ تاباں کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے اور ایمان والوں کے دلوں کو منور کرتا ہے۔

اسی لئے حدیث مبارک میں آتا ہے کہ حضور ﷺ دعاء مانگا کرتے تھے ”اللھم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان اے اللہ پاک رجب وشعبان میں ہمارے لئے برکت عطاء فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچادے۔

کتنا بابرکت ہے وہ مہینہ کہ پیارے حبیب ﷺ جس مہینے تک پہنچنے کی دعاء مانگا کرتے تھے، اللہ اکبر۔ امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اپنے مکتوبات میں رمضان المبارک کی بڑی فضیلت بیان فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں اتنی برکات کا نزول ہوتا ہے کہ بقیہ پورے سال کی برکتوں کو رمضان المبارک کی برکتوں کے ساتھ وہ نسبت بھی نہیں جو قطرے کو سمندر کے ساتھ ہوتی ہے، اس مہینے کی برکات اتنی زیادہ ہیں کہ جب کوئی آدمی روزہ رکھتا ہے تو اس روزہ دار کی بخشش کے لئے ہواؤں میں پرندے، بلوں میں چیونٹیاں اور پانی میں مچھلیاں دعائیں کرتی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ حضرات صحابہ کرام کو رمضان المبارک کے آنے کی بشارت دیتے اور فرماتے تمہارے پاس ایک مبارک مہینہ آرہا ہے اللہ پاک نے اس کے روزوں کو فرض کیا ہے ، اس میں جنت کے دروازے کھول دیتے ہیں جہنم کے دروازے بند کردیتے ہیں، شیاطین کو قید کردیا جاتا ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، جو اس کے خیر سے محروم ہوا وہ ساری بھلائی سے محروم ہوا۔ (مسند احمد ج ۲)

حضرت تھانوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں! تجربے سے ثابت ہوا کہ رمضان المبارک میں عبادت کا اثر اس کے بعد گیارہ مہینے تک رہتا ہے جو کوئی اس ماہ میں کوئی نیکی بہ تکلف کرلیتا ہے تو اس کے بعد اس نیکی پر آسانی سے قادر ہوتا ہے اور جو کوئی کسی گناہ سے اس ماہ میں بچنے کا اہتمام کرلیتا ہے تو پورے سال اس گناہ سے بڑی آسانی سے پرہیز کرسکتا ہے، اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا کوئی مشکل نہیں ہے، کیونکہ گناہوں کے محرک شیاطین ہوتے ہیں اور وہ قید کردیے جاتے ہیں اس لئے معاصی (گناہ) اپنے آپ ہی کم ہوجاتے ہیں البتہ بالکل ختم نہیں ہوتے کیونکہ دوسرا محرک نفس خود انسان کے اندر باقی رہتا ہے اس لئے زبان کو جھوٹ اور غیبت سے بچایا جائے، آنکھوں کو غلط اور حرام دیکھنے سے روکا جائے، پیٹ کو حرام لقمے سے محفوظ رکھا جائے بلکہ حلال بھی بقدر ضرورت کھایا جائے پھر دیکھو کے تقویٰ کا اثر جو آئے گا تو سال بھر نہیں جائے گا، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یاایھا الذین آمنو اکتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون یعنی رمضان کے روزے فرض ہی اس لئے کئے گئے ہیں تاکہ تم متقی اور پرہیزگار بن جاؤ۔

اور روزہ چونکہ انسان کی قوت حیوانی کو اس کے ملکوتی (فرشتہ نما صفت) اور روحانی قوت کے تابع رکھنے اور اللہ کے احکام کے مقابلے میں نفس کی خواہشات، پیٹ اور شہوت کے تقاضوں کو دبانے کی عادت ڈالنے کا خاص ذریعہ اور وسیلہ ہے اس لئے اگلی امتوں کو بھی اس کا حکم دیا گیا تھا۔

پھر اس کے لئے وہ مہینہ مقرر کیا گیا جس میں قرآن مجید کا نزول ہوا یعنی رمضان کا مہینہ جس میں بے حساب رحمتوں وبرکتوں والی رات (شب قدر) ہوتی ہے۔ پھر اس مہینہ میں دن کے روزوں کے علاوہ رات میں بھی ایک خاص عبادت کا عمومی اور اجتماعی نظام قائم کیا گیا ہے جو تراویح کی شکل میں امت میں رائج ہے ۔۔۔۔دن کے روزوں کے ساتھ رات کی تراویح کی برکات مل جانے سے اس مبارک مہینے کی نورانیت اور تاثیر میں وہ اضافہ ہوجاتا ہے جس کو اپنے ادراک واحساس کے مطابق ہر وہ بندہ محسوس کرتا ہے جو ان باتوں سے کچھ بھی تعلق اور مناسبت رکھتا ہے۔

اس لئے رمضان کا استقبال اس طرح کیجئے کہ مناسب ضروریات زندگی کی چیزیں پہلے سے حاصل کرلیں تاکہ رمضان شروع ہوتے ہی زیادہ سے زیادہ عبادت، تلاوت تہجد ونوافل کی بے فکر ہوکر پابندی کرسکیں اور یہ کہ رمضان کا مہینہ کھانے کے لئے نہیں بلکہ کم کھانا، کم سونا، کم بولنا اور پورے ماہ یار دوستوں سے کم میل جول رکھنا اور زیادہ سے زیادہ وقت اللہ پاک کی طرف متوجہ رہنا ان کاموں کے رمضان ہے تاکہ مرنے کے بعد کی تیاری کرسکیں اور ہاں یہ ذہن میں رہے کہ آئندہ سال رمضان ملے گا یا نہیں کچھ پتہ نہیں اس لئے ماہ مبارک کو غنیمت جانئے اس کو نعمت عظمی سمجھ کر خوب قدر کیجئے کیونکہ عقل مند وہی ہے جو نفس کو دبا کے رکھے اور مرنے کے بعد کے لئے عمل کرے۔ اس لئے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کے یہ تین عمل خاص اس ماہ مبارک کے ہیں۔

(۱) عبادت میں بہت زیادہ کوشش کرنا (۲) اللہ کے راستے میں خوب خرچ کرنا (۳) مناجات میں خوب گریہ وزاری کرنا۔ ہم سب کو چاہئے کہ ان اعمال کی پابندی کریں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی قدردانی کی توفیق نصیب فرمائے (آمین)

موت کے بعد ہے بیدار دلوں کو آرام — نیند بھر کر وہی سویا جو کہ جاگا ہوگا

روزہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں

جب رمضان المبارک کا مبارک مہینہ آتا ہے اور چشم تصور سے عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر ڈالتے ہیں تو سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا یہ وہی رمضان ہے جس کا انتظار حضور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان سے فرمایا کرتے تھے۔ آج سے چودہ سو سال پہلے کے رمضان کا اور آج کل کے رمضان کا اگر تقابل کیا جائے تو حیرت انگیز طور پر اِن دونوں کے درمیان زمین وآسمان کا فرق نظر آئے گا۔ اُس زمانہ میں لوگ بھوکے رہ کر بھی روزہ رکھتے تھے اور آج کل شکم سیر ہوکر بھی روزہ نہیں رکھتے۔ اُس زمانہ میں روزہ رکھ کر بھی لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تھے اور آج کل روزہ توڑ کر بھی اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے۔ س زمانہ میں رمضان المبارک کے آتے ہی لوگ خوشی سے جھوم اُٹھتے تھے اور آج کل لوگ رمضان المبارک کے آنے سے پہلے ہی چیں بہ جبیں ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔

آج بھی رمضان میں وہی برکتیں ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں تھیں، اگر غور سے دیکھا جائے تو ہمارے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے رمضان میں ذرہ برابر فرق نہیں آیا، فرق جو بھی واقع ہوا ہے، وہ رمضان والوں میں ہوا ہے، وہ رمضان ان کا تھا، یہ رمضان ہمارا ہے، رمضان کے چاند نے ہمارے اسلاف کو بھی دیکھا تھا اور آج کے مسلمانوں کو بھی دیکھ رہا ہے، اگر کوئی اس سے پوچھ سکتا اور وہ جواب دینے پر قادر ہوتا تو وہ بتاتا کہ کل کے رمضان اور آج کے رمضان میں کیا فرق ہے؟ ان کا رمضان عبادت، تلاوت، فیاضی اور سخاوت کا تھا، ہماری سستی، غفلت، غیبت اور کنجوسی کا ہے، ان کا رمضان جذبہ شوق اور سرخوشی وسرمستی کا تھا، ہمارا افسردگی وبے دلی اور پست ہمتی وبے کیفی کا ہے، وہ ہر کام خدا کے لئے کرتے تھے، ہم ہر کام اس کے بندوں کے لئے کرتے ہیں، ان کو دوسروں کے راحت کی فکر زیادہ رہتی تھی، ہمیں صرف اپنی راحت کا خیال رہتا ہے، وہ اس مہینہ کو مجاہدہ، محنت، ایثار اور قربانی کا مہینہ سمجھتے تھے، ہم آرام طلبی، خودغرضی اور تن آسانی کا، وہ بہت کچھ کرکے بھی نادم ہوتے اور ڈرتے رہتے تھے، ہم بہت تھوڑا کرکے بھی مطمئن، بے خوف اور نڈر ہوجاتے ہیں، وہ رمضان بھر خائف رہتے تھے کہ ان مبارک دنوں اور بابرکت راتوں میں کوئی غلطی نہ ہوجائے، ہم روزہ رکھ کر نعوذ باللہ اسلام پر اتنا بڑا احسان سمجھتے ہیں کہ پھر کسی چیز کو خاطر ہی میں نہیں لاتے اور یہ گمان کرنے لگتے ہیں کہ رمضان کا ہم پر کوئی احسان نہیں، بلکہ ہم خود روزوں پر احسان کررہے ہیں۔ یہ طریقہ مومنانہ صفت کے خلاف ہے۔

قسط دوم

حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی اور اتباع سنت وشریعت

قطب زماں امیر شریعت رابع حضرت مولاناسیدشاہ منت اللہ رحمانیؒ

حق تعالیٰ نے جن کاموں کی انجام دہی کا حکم دیا ہے ان کی طرف ایسی رغبت کہ اسے انجام دیئے بغیر چین نہ ملے اور جن کاموں سے حق تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، ان سے ایسی نفرت کہ اس کے پاس پھٹکنا بھی گوارا نہ ہو، یہ رغبت ونفرت دونوں طبعی قسم کی ہونی چاہیے، حلال وحرام، معروف ومنکر کے علاوہ کچھ چیزیں مشتبہ اور بعض باتیں متشابہات میں سے ہیں، ایسی مشتبہ باتوں سے بھی اجتناب اور پرہیز سالک کا فریضہ ہے، وہ درمیان کی مشتبہ بات اگر حلال ومعروف کی صف میں داخل ہے تو ہر مباح اور ہر حلال پر عمل اور اس کا استعمال ضروری نہیں، اگر انسان کسی مباح پر عمل نہ کرے تو کوئی جرم نہیں، لیکن اگر وہ مشتبہ چیز حرام کی صف میں شامل ہے تو حرام پر عمل یا اس کا استعمال کسی حالت میں بھی مستحسن نہیں، اور پھر یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ سالک کو فتویٰ پر نہیں تقویٰ پر عمل کرنا ہے، فتویٰ تو عام لوگوں کے لئے ہے۔ حضرت امام ابوداؤد علیہ الرحمۃ جنہیں پانچ لاکھ حدیثیں محفوظ تھیں، انہیں میں سے انتخاب کر کے انہوں نے سنن ابوداؤد مرتب کی ہے جو صحاح ستہ میں داخل ہے، ان ہی امام ابوداؤد کا قول ہے، فرماتے ہیں:

''حدیث کے ذخیرے میں چار حدیثیں سمجھدار شخص کے لئے کافی ہیں، ایک انما الاعمال بالنیات انسان کے عمل کا مدار اس کی نیت پر ہے، دوسری من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ لایعنی چیزوں کو چھوڑ دینا انسان کے اسلام کی سب سے بڑی خوبصورتی ہے، تیسری لایکون المومن مومنا حتی یرضیٰ لاخیہ مایرضاہ لنفسہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے اسی چیز کو پسند نہیں کرے جسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے، چوتھی الحلال بین والحرام بین وبین ذلک متشابھات فمن اتقي الشبهات استبرء لدینہ حلال وحرام دونوں واضح ہیں اور جو کچھ اس کے درمیان ہے وہ متشابہات ہیں، پس جو شخص شبہات سے بچا اس نے اپنی دنیا پاک کرلی'' حقیقت یہ ہے کہ جو شخص ان چاروں حدیثوں کو اپنی زندگی کا اصول بنالے وہ دین ودنیا دونوں میں کامیاب رہے گا۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت گنج مرادآبادی کے نزدیک شریعت وطریقت دونوں دو چیزیں نہیں تھیں، ان کے یہاں تو ولی کہتے ہی تھے اس شخص کو جس سے افعال شریعت اس طرح سرزد ہوں جس طرح امور طبعی ہوا کرتے ہیں۔ ایک دفعہ آپؒ سے غوث وقطب کے متعلق سوال کیا گیا، نواب نورالحسن خاں صاحب لکھتے ہیں کہ حضرتؒ نے فرمایا کہ ''اتباع سنت یہی غوثیت اور قطبیت ہے۔''

بعض لوگوں میں کچھ اثرات اور خاص باتیں ہوتی ہیں، لیکن ساتھ ہی ساتھ شریعت کے خلاف بھی کام کرتے ہیں اور بہت سے نادان ایسے لوگوں کو بزرگ اور ولی سمجھتے ہیں، لیکن حضرت گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''غوث ہو یا قطب جو خلاف شرع کرے کچھ بھی نہیں''

صوفیاء کے یہاں تین اصطلاحیں اکثر سننے میں آتی ہیں، فنافی الشیخ، فنافی الرسول، فنافی اللہ پہلی کے متعلق تو شغل رابطہ والی روایت میں واضح اشارہ مل چکا، تصور شیخ جس کے نتیجہ میں سب سے پہلے شیخ میں فنا حاصل ہوتی ہے، اس کے متعلق حضرت گنج مرادآبادی علیہ الرحمۃ نے وضاحت فرمادی کہ شغل رابطہ سے مراد شیخ کی محبت ہے، شیخ کا تصور مراد نہیں۔ اب فنافی الرسول کا مطلب بھی حضرت مولانا فضل رحمان رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنئے، حضرت مولانا محمد علی مونگیری قدس سرہ ارشاد رحمانی میں تحریر فرماتے ہیں کہ ارشاد ہوا: ''افعال ظاہری رسول اللہ ﷺ بسہولت اور بے تکلف ہونے لگنا یہ فنافی الرسولؐ ہے اور کچھ نہیں'' یعنی اتباع سنت ہی فنافی الرسول اور محبت رسول کی نشانی ہے، زبانی دعوی سے کام نہیں چلتا، سالک کو فنافی الرسول کا مقام اسی وقت ملے گا جب افعال ظاہری رسول اللہ ﷺ اس سے بے تکلف ہونے لگیں، غرض یہ ہے کہ حضرت گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں سالک کے لئے شاہد مقصود سے ہمکناری، ولایت کا حصول اور فنافی الرسول کا مقام اتباع شریعت وسنت ہی کے ذریعہ ملتا ہے، یہی نہیں حضرت تو اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کے فرماتے ہیں کہ ''حدیث پر عمل کرنے سے دین دنیا دونوں ملتی ہے۔'' یہ بالکل صحیح ہے کہ سلاسل طریق کی مقررہ اور مروجہ تعلیم ایک منجھا ہوا راستہ ہے جس پر ہزارہا اللہ کے بندے چل کر منزل مقصود تک پہونچ چکے ہیں، اور پہونچتے رہیں گے، لیکن اس راہ پر چل کر منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے شیخ طریقت اور مرشد کامل ایسا ہی ضروری ہے جیسے بدن انسانی کے لئے خون، اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں شریعت وسنت ایسی چیزیں ہیں جو انسان کو شیخ ومرشد سے بھی بے نیاز کردیتی ہیں، یعنی شیخ ومرشد کے بغیر صرف شریعت کی اتباع اور سنت کی پیروی کے ذریعہ بھی ولایت حاصل ہوسکتی ہے۔

حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری قدس سرہ ارشاد رحمانی میں تحریر فرماتے ہیں کہ: ''جب میں نے خلیل الرحمٰن کی نسبت عرض کیا کہ لٹھے کی تجارت کرتے ہیں، ارشاد ہوا کہ جو کوئی کچھ خریدے اور سورہ لایلٰف اور چاروں قل پڑھ کر اس پر دم کرے اور دعا مانگے اللہ بڑی برکت دیتا ہے، کسی کا ذکر بھی کیا کہ وہ غریب تھے، تھوڑی تجارت کرتے تھے اسی عمل کو کیا اور مالدار ہوگئے، حدیث میں سب کچھ ہے عمل کرنا چاہئے، بعض اگلے بزرگ ایسے بھی ہوئے ہیں کہ انہیں کوئی کامل نہ ملا اور انہوں نے شریعت پر عمل کیا اور جو اوراد جس وقت کے لئے حدیث شریف میں آئے ہیں انہیں پڑھا اور ولی ہوگئے''۔

اسی لئے حضرت گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ اکثر انہی وظائف واوراد کی تعلیم دیتے ہیں جو احادیث میں آئے ہیں، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ متعدد بار گنج مرادآباد تشریف لے گئے پہلی مرتبہ کی حاضری میں واپسی کا حال اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ: ''میں نے رخصتی مصافحہ کیا اور عرض کیا کہ حضرت! میرے لئے دعا کیجئے، فرمایا ہم نے تمہارے لئے دعا کی ہے، پھر میں عرض کیا کہ حضرت! مجھ کو کچھ پڑھنے کو بتلادیجئے، فرمایا! قل ھواللہ شریف اور سبحان اللہ وبحمدہ دو دو سو بار پڑھ لیا کرو، اوروں سے بھی سنا کہ حضرت مولانا طالبین کو اکثر یہی پڑھنے کو بتایا کرتے تھے، کیونکہ حدیث شریف میں ان چیزوں کی بڑی فضیلت آئی ہے''۔

صوفیاء کی تیسری اصطلاح فنافی اللہ ہے، اس لفظ کو بول کر ہمارے جیسے کم ظرف اور ناکارہ ہر قسم کی پابندی سے آزاد ہوجایا کرتے ہیں، اور جو دل چاہتا ہے کرتے ہیں کہ جب فنافی اللہ ہوگیا تو پابندی کیسی؟ ''جو گناہ کیجئے ثواب ہے آج''۔ لیکن حضرت گنج مرادآبادی اور ان کے خلیفہ حضرت مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مجاز حضرت مولانا محمد عارف صاحب ہرسنگھ پوری رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کی روشنی میں حق تعالیٰ کی ذات میں فنا ہونے والا انسان آزاد اور شتر بے مہار نہیں ہوجاتا، جب ذکر وفکر اور مجاہدہ ومراقبہ کی کثرت سے حق تعالیٰ کا فضل کسی سالک پر متوجہ ہوتا ہے تو سب سے پہلے سالک کے قلب کو فنا حاصل ہوتی ہے، اور اس کا حال ایسا ہوجاتا ہے کہ خدا کے سوا کسی کی محبت اس کے دل میں باقی نہیں رہتی اور وہ محسوس کرتا ہے کہ کائنات میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس کا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے وہ اپنے اور سارے عالم کے افعال کو حق تعالیٰ کا فعل سمجھتا ہے جو اسے عارضی طور پر عطا کی گئی ہیں، ارادہ کرنا، بات کرنا، سننا، دیکھنا، سونگھنا وغیرہ یہ ساری صفتیں بندے کی اپنی ہیں، گرچہ عارضی ہیں اور عطا کردہ ہیں، لیکن فنائے روح کے حصول کے بعد ان صفتوں سے بھی اپنے آپ کو خالی پاتا ہے، اور ان سب کو حق تعالیٰ کی طرف منسوب جانتا ہے، اس جگہ پہونچ کر سالک سے بعض دفعہ شطحیات (خلاف ظاہر اور خلاف شرع امور) کا صدور ہوتا ہے اور چلنے والے اس جگہ پہونچ کر پھسلتے ہیں، لیکن یہ سالک کی کمزوری ہے، بے شک خدا کی تجلی ہوتی ہے اور سالک اس تجلی میں بے اختیار اور غیر محسوس طریقے پر گم ہوجاتا ہے اور فنا ہوجاتا ہے، لیکن خدا نہیں ہوتا، یقیناً حق تعالیٰ اپنا جلوہ دکھاتا ہے، جن نگاہوں میں اور جس دل ودماغ میں حق تعالیٰ کی تجلی سماجائے اس کی طاقت کا کیا کہنا؟ کائنات میں کون اس کے مقابل آسکے گا، یہ سب کچھ ہے لیکن خدا سالک میں حلول نہیں کرتا۔ حضرت مولانا شاہ فضل رحمان قدس سرہ کے حالات وملفوظات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بعض دفعہ مقام فنا کے دریچہ سے ارشاد فرمایا کرتے تھے، مولانا سید محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد رحمانی میں تحریر فرماتے ہیں: ''اس کے بعد فرمایا کہ نیک بختی اور شے ہے اور ولایت اور چیز ہے، ولایت محض عنایت خدا سے ہوتی ہے، حضرت کے پاس بیس بیس برس تک لوگ رہے اور حضرت فرماتے تھے کہ ہم بہت چاہتے ہیں مگر کچھ نہیں ہوتا اور جس کو وہ چاہتا ہے ایک توجہ میں ہوجاتا ہے، یہ ارشاد فرما کر آپ کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ پڑھنے پڑھانے سے کیا ہوتا ہے، دیکھو میں قرآن شریف پڑھ لیتا ہوں، اور تھوڑا سا کچھ اور اور پھر لطف میں آکر فرمایا کہ اللہ ورسول پر جان قربان کرنا چاہئے اس سے سب کچھ ہوتا ہے۔''

مرض وفات کے واقعہ سے تو صاف ظاہر ہے کہ آپ کو فنائے کامل حاصل تھی، علالت کی ابتداء ۲/ربیع الاول ۱۳۱۳ھ سے ہوئی اور ۲۲/ربیع الاول ۱۳۱۳ھ بعد نماز مغرب آپ کا وصال ہوا، انا للہ وانا الیہ راجعون مولوی محمد عبدالغفار صاحب اسیونی اپنی کتاب ''ہدایہ عشاق فضل رحمان'' میں تحریر فرماتے ہیں: ''اکیسویں کو ۲/بجے دن کو آپ نے فرمایا کہ ہم مرگئے، ہمارے جنازے کی نماز پڑھ دو اور اگر کوئی نہ پڑھے تو میں خود پڑھ لیتا ہوں اور تمام مقتدی کھڑے ہیں، اللہ اکبر فرما کر ہاتھ باندھ لیتے'' فنائے کامل کی ایسی مثالیں متقدمین میں تو ملتی ہیں لیکن متاخرین میں کہاں نظر آتی ہیں؟ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نیل المراد فی سفر گنج مرادآباد میں تحریر فرماتے ہیں: کہ ''ہدیوں سے فارغ ہونے کے بعد مختلف باتیں فرماتے رہے بعض بعض یاد بھی ہیں، مثلاً: فرمایا کہ! کہنے کی بات تو نہیں ہے لیکن تم سے کہتا ہوں کہ جب میں سجدہ کرتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے پیار کرلیا''۔ سجدہ والی کیفیت کی یہ انوکھی تعبیر وہی کرسکتا ہے جسے فناء کامل حاصل ہوا۔ حضرت مولانا شاہ فضل رحمان قدس سرہ کے حالات وملفوظات کا جہاں تک میں نے مطالعہ کیا ہے، شاید آپ کی زندگی میں کوئی بھی واقعہ ایسا نہیں جسے شطحیات میں شمار کیا جائے، دراصل حق تعالیٰ میں فنا ہونے کی نشانی خدا کے ساتھ سچی محبت اور یہ کہ ہمہ دم اس کا استحضار رہے، ایک دفعہ ارشاد ہوا: ''اللہ کی محبت میں جو مزہ ہے وہ جنت کی چیزوں میں نہیں ہے، حور وقصور اور کھانے کی چیزیں اور حوض کوثر ان سب کا مزہ اس مزہ کے روبرو نہیں ہے، عاشقوں کو جنت بھی اسی وجہ سے پسند ہوگی کہ اس میں اسی کا جمال ہے۔

عاشقاں را روز محشر با قیامت کار نیست ☆☆☆ کار عاشق جز تماشائے جمال یار نیست

ہمیں یہ مزہ قرآن مجید پڑھنے میں آتا ہے، جنت میں ہمارے پاس حوریں آئیں گی تو ان سے کہیں گے کہ آؤ ذرا قرآن مجید تو سن لو، بعض مرتبہ ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ قریب تھا کہ دم نکل جائے، مگر حضرت (شاہ محمد آفاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ) پاس بیٹھے ہوئے تھے، اللہ کے فضل سے بچ گئے۔'' حضرت گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ ہمیشہ سلگتی رہتی تھی، اور کبھی شعلہ بن کر اٹھتی تھی، جس سے آپ خود بے چین ہوجاتے اور حاضرین مجلس بھی حسب استعداد متاثر ہوتے۔ مولانا تجمل حسین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ایک بار مولانا محمد علیؒ وغیرہ کا مجمع تھا، قرآن شریف کا ترجمہ ہوا، جب وہ آیت پڑھی گئی جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بیان میں ہے: ''وکان عند ربہ مرضیا'' تو حضرت نے اس کا ترجمہ فرمایا کہ: ''تھا اپنے رب کا پیارا'' یہ فرما کر چیخ ماری اور آپ پر گویا کیفیت مدہوشی کی طاری ہوئی، اس واقعہ کے بعد دو مہینے سخت علیل رہے۔ حضرت مولانا فضل رحمان رحمۃ اللہ علیہ محبت وفنا کے بلند سے بلند تر مقامات پر تھے، لیکن شریعت کے خلاف کیا کام ہوتا کبھی کوئی لفظ اتباع سنت اور شریعت سے ہٹ کر زبان سے نہ نکلا، حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ کی نوٹ بک میں فارسی کے دو شعر لکھے ہوئے دیکھے ہیں، یہ نوٹ بک اس وقت میرے پاس موجود ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ان اشعار میں مشائخ نقشبندیہ کی صحیح اور سچی تصویر کھینچی گئی ہے۔

ما صاف دلاں نہ ہاؤ ہوئے داریم — نے بحث بکس نہ گفتگوئے داریم

جز جولہ اوزماں نہ باید طلبید — ما آئینہ ایم عکس وئے داریم

عشق ومحبت کے زور وشور کے باوجود حضرت گنج مرادآبادی قدس سرہ کی پوری زندگی احترام شریعت اور اتباع شریعت میں گزری۔ قرآن وحدیث سے آپ کو جس قدر شغف تھا اس کی تعبیر عشق کے علاوہ کسی اور لفظ سے نہیں کی جاسکتی۔ (بقیہ صفحہ ۷/پر)

انتخابی موسم میں مزدور سیاسی بحث سے غائب کیوں ہیں

آفاق حیدر

انتخابی موسم کا رنگ پوری طرح سے چڑھ گیا ہے۔ ساری پارٹیاں دل فریب وعدے کر رہی ہیں۔ پلواما اور راشٹرواد کے بیچ روزی روٹی کا سوال بھی انتخابی مباحث کے مرکز میں آ گیا ہے، بی جے پی کے راشٹرواد کے سامنے کانگریس نے این وائی اے وائی اسکیم کا داؤ کھیلا ہے، اس اسکیم کے تحت سال میں بہتر ہزار روپے کی کم از کم آمدنی بیس فیصد غریب فیملی کے لئے متعین کرنے کا اعلان کیا ہے، کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی ایم) نے بھی اپنے انتخابی منشور میں کم از کم آمدنی ۱۸۰۰۰/روپے تک فی مہینہ کرنے کا اعلان کیا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ جس بنگال پر کمیونسٹوں کی ۴۰/سال تک اجارہ داری رہی وہاں اب بھی کم از کم آمدنی محض ۲۴۵/روپے یومیہ کیوں ہے؟ جو مہینے کا سات ہزار بھی نہیں ہوتا ہے، کیرل میں کمیونسٹ کی حکومت ہے وہاں کم از کم مزدوری سے آدھی شرحوں پر منریگا میں مزدوری کیوں دی جاتی ہے؟ یہی سوال کانگریس پر بھی واجب ہے آخر اس نے اپنی حکومت میں غریبوں کے ساتھ انصاف کیوں نہیں کیا؟ کم از کم آمدنی کو متعین کیوں نہیں کیا؟ جو اس کو اب انصاف کرنے کی ضرورت پڑ رہی ہے، بی جے پی نے اپنے منشور میں کسانوں کی آمدنی سال ۲۰۲۲ء تک دوگنی کرنے کا ارادہ کیا ہے اور ہر ایک کو پختہ مکان دینے کا وعدہ بھی کیا ہے، غور طلب یہ ہے کہ جو حکومت کم از کم مزدوری نہیں دے پائی وہ پختہ مکان کہاں سے دے گی۔ منشور میں آگے درج ہے کہ ہر ہندوستانی کا بینک میں اکاؤنٹ ہوگا لیکن بے روزگار نوجوان اور بدحال مزدور اس اکاؤنٹ کا کریں گے کیا؟ بی جے پی کے وعدے اور زمینی حقیقت کے بیچ میں بہت چوڑی کھائی ہے۔ فی الحال پارٹی انتخابی مہم میں راشٹرواد کے ایجنڈے پر ہی فوکس کر رہی ہے۔ کسی بھی پارٹی نے اپنے منشور میں مزدور کو مناسب مزدوری کا وعدہ نہیں کیا ہے، مزدور اس انتخابی ڈسکورس سے غائب ہے، مزدور جو کھیت کھلیان، کارخانوں، گھروں میں کام کرتا ہے وہ اب بھی انتخابی مدعوں میں حاشیے پر ہی دکھ رہا ہے، مزدوروں کی بربادی انتخاب کی گرما گرم بحثوں میں ندارد ہیں جیسے مزدوروں کو لے کر حکومت کا کوئی سروکار ہی نہیں ہے، حکومت کی دیرینہ اسکیموں میں سے ایک مہاتما گاندھی دیہی روزگار اسکیم (منریگا) میں مزدوری اور مزدوروں کی معاشی حالت پر سیاسی گلیاروں میں کوئی بحث نہیں ہو رہی ہے۔ کانگریس نے این وائی اے وائی اسکیم کے ساتھ منریگا میں ۱۰۰/دن کی جگہ ۱۵۰/دن تک روزگار دینے کا وعدہ اپنے منشور میں ضرور کیا ہے، لیکن سچائی کی زمین پر یہ اعلان ٹک پائیں گے؟ یہ بڑا سوال ہے، زمینی سچائی کچھ اور ہی حقیقت بیاں کرتی ہیں۔ گزشتہ ایک اپریل کو منریگا کو پورے ملک میں نافذ کئے ہوئے گیارہ سال گزر چکے ہیں، لیکن منریگا میں کام کرنے والے مزدور آج بھی بدحال ہیں۔ کم از کم آمدنی ان کے لئے سنہرے خواب جیسا ہے، آج بھی ۳۳/ریاستوں اور یونین ٹیریٹری میں منریگا میں مزدوری دیہی کم از کم مزدوری سے بہت کم ہے، کئی ریاستوں میں یہ آدھے سے تھوڑا زیادہ ہے۔ ابھی حال ہی میں وزارتِ دیہی ترقی نے منریگا میں روزانہ مزدوری کو بڑھانے کے لئے ایک نوٹیفکیشن بھی جاری کیا ہے، جس کو الیکشن کمیشن کی بھی منظوری مل گئی ہے، لیکن اس کی شرحیں ایک سے دو فیصدی بڑھ کر ہی سمٹ کر رہ گئی ہیں۔ بہار میں پہلے منریگا مزدوری ۱۶۸/روپے روزانہ تھی، وہ بڑھ کر محض ۱۷۱/روپے ہی روزانہ ہو پائی ہے۔ جہاں مہنگائی بے تحاشا بڑھ رہی ہے، وہیں مزدوروں کی کمائی صرف ۲ سے ۳ روپے ایک سال میں بڑھتی ہے، لیکن اس جانب کسی کا دھیان نہیں ہے۔ بہار میں آج کم از کم مزدوری ۲۶۸/روپے ہے، اور منریگا کی بڑھی ہوئی مزدوری کم از کم مزدوری سے اب بھی ۹۷/روپے کم ہے۔ منریگا مزدوری کم از کم مزدوری کا صرف ۶۳/فیصد ہی ہے۔ یہ وہی بہار ہے جو سماجیات کا پہلا تجربہ گاہ بنا، جس کا نظریہ تھا کہ تنخواہ میں زیادہ نابرابری نہیں ہونی چاہئے، لیکن بہار نے مزدوروں کو کبھی اس کا صحیح محنتانہ نہیں دیا۔ مزدوروں کی محنت کا استحصال سب سے زیادہ کیا گیا اور یہ بدستور جاری ہے۔ آج بھی منریگا میں سب سے کم مزدوری بہار اور جھارکھنڈ میں ہی دی جاتی ہے۔ مزدوروں کو ان کا حق دیے بنا ہی سماجی انصاف کا دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ منریگا میں ملک میں اوسط مزدوری صرف ۲۱۰/روپے ہی ہے جو آج کی مہنگائی کے حساب سے مناسب نہیں ہے۔ ناگالینڈ واحد ریاست ہے جہاں منریگا میں ملنے والی مزدوری کم از کم مزدوری سے زیادہ ہے۔ سب سے زیادہ مزدوری ہریانہ میں ۲۸۴/روپے ہے لیکن یہ بھی کم از کم مزدوری سے ۵۵/روپے کم ہے، وہیں کیرل میں کم از کم مزدوری ۶۰۰/روپے ہے لیکن منریگا میں صرف ۲۷۱/روپے روزانہ ہی مزدوری ہے جو کہ کم از کم مزدوری کا آدھا بھی نہیں ہے، ملک کی سب سے ترقی یافتہ کہی جانے والی ریاست گجرات میں بھی منریگا کی مزدوری صرف ۱۹۹/روپے ہے، جو کہ گرام پنچایت میں مقررہ کم از کم مزدوری ۳۱۲/روپے سے بہت کم ہے، دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ ریاست وزیر اعظم نریندر مودی کی کرم بھومی بھی ہے۔ حکومت گجرات میں مزدور کو کم از کم مزدوری بھی نہیں دے رہی ہے۔ پھر بھی یہ ریاست ملک میں ترقی کا ماڈل ہے جہاں مزدوروں کے استحصال کی تصدیق خود سرکاری اعداد و شمار کر رہے ہیں۔ آخر مزدور کم از کم مزدوری سے محروم کیوں ہیں؟ حکومت خود اپنے بنائے ہوئے قانون کو نہیں نافذ کر رہی ہے۔ ایسے میں جو مزدوران آرگنائزڈ یا پرائیویٹ سیکٹر میں کام کر رہے ہیں ان کا استحصال تو فطری ہے۔ کسی بھی ملک کے لئے اس سے بڑی بدقسمتی اور کیا ہوگی جہاں کروڑوں مزدوروں کی بربادی قومی شعور اور سیاسی بحث کا حصہ ہی نہیں ہے۔

بقیہ اس انتخاب میں مسلمانوں کے لیے کیا ہے .... گزشتہ دنوں انگریزی اخبار ٹیلی گراف میں ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی جس میں علی گڑھ کی کچھ مسلم فیملیوں نے اپنے لئے اچھے دنوں کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تھا: ”اتنی نفرت ہوگئی ہے مسلمانوں کے لئے کہ اب تو زندہ رہنا ہی ہمارے لئے اچھے دن سے کم نہیں ہے۔“ اپنی اس حالت کے لئے مسلمان خود بھی کم ذمہ دار نہیں ہیں۔ ملک کی دیگر کمیونٹیز کی طرح اس کمیونٹی کی طرف سے شہری حقوق کی مانگ نکل کر سامنے نہیں آ پاتی ہیں، لیکن جذباتی اور مذہبی مسئلہ آنے پر یہ بہت تیزی سے سڑکوں پر آ جاتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں کہیں تو مسلمان اپنی مذہبی پہچان سے پرے ایک شہری کے طور پر سامنے نہیں آ پاتے ہیں۔

کسی بھی ترقی پذیر جمہوری ملک کا بنیادی پیمانہ ہے کہ وہ اپنی اقلیتوں کے ساتھ کس طرح کا سلوک کرتا ہے، جس ملک کا ایک بڑا طبقہ پچھڑے پن اور عدم تحفظ کے جذبے کے ساتھ جی رہا ہو وہ اس پیمانے پر کھرا نہیں اتر سکتا ہے، ہندوستان کی جمہوریت کی مضبوطی کے لئے ضروری ہے کہ اقلیتوں میں عدم تحفظ کے جذبہ کو بڑھانے اور ”خوش کرنے“ کے الزامات کی سیاست بند ہو اور ان کے مسائل کو سیاست کے ایجنڈے پر لایا جائے۔ کمیونٹی میں گھر کر چکے عدم تحفظ کے جذبہ کو ختم کرنے کے لئے مضبوط قانون بنے جو فرقہ وارانہ واقعات پر قابو پانے اور قصورواروں کے خلاف کارروائی کرنے میں اہل ہو۔ مسلم کمیونٹی کو بھی جذباتی مدعوں کے بہکاوے میں آنا بند کرنا ہوگا اور اپنے اصل مسائل کو حل کرنے کے لئے سیاست کو ایک اوزار کے طور پر استعمال کرنا سیکھنا ہوگا۔ تقسیم کاری طاقتوں کو درخت کی جس ڈال پر بیٹھے ہیں اسی کو کاٹنے کی حماقت سے بچنا ہوگا، ان کو سمجھنا ہوگا کہ ملک پہلے بھی مذہب کے نام پر تقسیم کی سیاست کی سرنگ سے گزر چکا ہے اور ہم سب اس کی قیمت ابھی تک چکاتے چلے آ رہے ہیں۔ اس لئے ملک کی سیاست کو مذہب سے دور رکھنا ہوگا ورنہ اس بار تو ہمارے پاس کوئی مولانا آزاد اور مہاتما گاندھی بھی نہیں ہیں، جو اس کے خلاف کھڑے ہونے کی ہمت دکھا سکیں۔

بقیہ حضرت مولانا فضل رحمن گنج مرادآبادی اور اتباع سنت وشریعت...... ایک دفعہ حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری قدس سرہ العزیز نے عرض کیا کہ ہم کو جو مزہ شعر میں آتا ہے قرآن شریف میں نہیں آتا، آپؒ نے فرمایا: ”ابھی بعد ہے، قرب میں جو مزہ قرآن شریف میں ہے کسی میں نہیں“۔

مولانا تجمل حسین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ حضرتؒ نے ارشاد فرمایا کہ: ”قرآن شریف اور حدیث پڑھا کرو کہ اللہ میاں دل پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں“۔ معلوم ہوتا ہے کہ طریقت کی ہر منزل پر حضرت گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ شریعت وسنت ہی کی راہ پر پہونچے تھے، اور زندگی کے تمام شعبوں میں کھرا کھوٹا پرکھنے کے لئے قرآن وحدیث ہی کسوٹی تھی، اور شریعت وسنت پر عمل آپ کا مزاج بن چکا تھا، اور قرآن وحدیث کے خلاف آپؒ کسی چیز کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ صوفی عبدالربؒ صاحب اپنے والد مولوی عباد علی صاحب گنج مرادآبادی کی حاضری اور حضرتؒ کی زیارت کا حال بیان فرماتے ہیں:

”اس شوق میں مسجد کے اندر جانے کے لئے ایک پاؤں جوتے سے نکال کر اندر رکھا ہی تھا، میرے ایک ہاتھ میں بانس کا ہلکا سا عصا تھا، ابھی دوسرا پاؤں اندر نہ رکھا تھا کہ وہ بڑے میاں بلند آواز سے برہمی کے ساتھ فرمانے لگے، کھینچو، کھینچو، کھینچو، کھینچو، میں ششدر کھڑا رہ گیا، سمجھ میں نہ آیا کہ کیا کھینچوں، مجھ کو ہکا بکا دیکھ کر وہ میرے طرف تیزی سے آئے اور میں ڈرا کہ اب پٹا، یہ بغیر مارے نہ چھوڑیں گے۔ لیکن یا تو برہمی تھی یا میرے پاس آ کر بڑی نرم اور شیریں آواز میں محبت سے فرمایا کہ ”میاں کیسے آدمی ہو، مسجد میں کوئی پہلے بایاں پاؤں رکھتا ہے“ اب میں نے فوراً اپنا بایاں پاؤں کھینچ کر پھر اپنے جوتے پر رکھ لیا اور ان کے سامنے کھڑا ہوا، ان کی باتیں سنتا رہا ہے کہ جب مسجد کے اندر آتے ہیں تو داہنا پاؤں پہلے اندر رکھتے ہیں، درود شریف پڑھتے ہیں، اللھم افتح لی ابواب رحمتک، اور جب مسجد سے نکلتے ہیں تو پہلے بایاں پاؤں باہر رکھتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں پڑھتے ہیں، **الکھم انی اسئلک من فضلک**، اور اسی لئے آپؒ بدعات ورسومات کے مخالف تھے، مولانا تجمل حسین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ کی خدمت میں مونگیر سے ایک استفتاء تعزیہ سے متعلق آیا، اسپر آپؒ نے حسب ذیل جواب تحریر فرمایا: ”ما امور مذکورہ قائم منیم، ہرچہ خلاف سنت اس بدعت است“۔

عرض کیا گیا کہ چہلم وسوم جو آج کل مسلمانوں میں مروج ہے، بدعت ہے یا نہیں، فرمایا: ”بے شک بدعت ہے“ غرض ظاہر ہو یا باطن ہو یا طریقت انسان کے معاشرتی معاملات ہوں یا سلوک کی تعلیم، ہر جگہ اور ہر مقام پر حضرت گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں شریعت وسنت ہی نظر آئے گی، آپؒ خدا کے محبوب بندے اور رسولؐ کے عاشق تھے، مگر آپؒ نے قرآن وحدیث کو اپنا پیشوا بنایا اور پوری زندگی اسی کے پیچھے چلائی اللہ تعالیٰ نے مقبولیت بھی ایسی عطا فرمائی کہ شاید و باید ہی کسی کو ایسی مقبولیت ملتی ہے۔

حضرت مولانا حکیم سید عبدالحئیؒ سابق ناظم ندوۃ العلماء نے اپنی کتاب نزہۃ الخواطر میں حضرت گنج مرادآبادی کا ترجمہ لکھا ہے اور حقیقت نگاری کا حق ادا کیا ہے، اس کے متفرق حصوں کا ترجمہ آپ بھی سنئے: ”اور مرادآباد میں مستقل قیام اختیار فرمایا، جب عقیدت مندوں نے پروانوں کی طرح ہجوم کیا تحائف وہدایا کی بارش ہوئی، بڑے بڑے امرا اور رؤسا دور دراز اور دشوار گزار علاقوں سے عقیدتمندانہ حاضر ہوئے، اور آپ کی ذات مرجع خلائق بن گئی اور ایسی مقبولیت اور ہر دل عزیزی حاصل ہوئی جو اس زمانے میں کسی شیخ طریقت کو حاصل نہیں تھی، میں نے اپنے زمانہ میں جن علماء ومشائخ کی زیارت کا شرف حاصل کیا، ان میں کسی کو سنت نبوی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال ڈھال اور طور وطریق کا آپؒ سے زیادہ جاننے والے نہیں دیکھا، ورع واحتیاط، قناعت واستغناء، بذل وسخا اور جہد وکرم میں آپ فرد فرید تھے، اگر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑا ہو کر میں قسم کھاؤں کہ میں نے ان سے بڑھ کر کریم اور درہم ودینار سے بے تعلق کتاب وسنت کا پیرو نہیں دیکھا تو میں حانث نہیں ہوں گا۔ جہاں تک آپؒ کے کشف وکرامات کا تعلق ہے وہ حد تواتر کو پہونچ گئی ہیں اور اس بارے میں اولیاء متقدمین میں حضرت سید عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے علاوہ اور کوئی نظیر نہیں ملتی۔ آخر میں آپؒ کے جلیل القدر خلیفہ حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ کے ایک مکتوب کی چند سطریں بھی پڑھ لیجئے جو آپؒ نے صاحب علم طالب سلوک کو لکھا تھا: ”ذی علم کے لئے شریعت محمدیہ کافی ہے، خلوص سے اس پر عمل کرنا چاہئے، اعمال شرعیہ ومرویہ وظائف پر عمل کرنے سے جو نسبت قوی الی اللہ حاصل ہوتی ہے ویسی قوی نسبت اذکار اشغال صوفیاء کرام رحمہم اللہ سے نہیں ہوتی اور ایسا ہی ہونا چاہئے، کیونکہ سید الانبیاء فخر الاولیاء کے اعمال واشغال کو حضرات صوفیاء کے اعمال پر بلاشبہ فضیلت ہے مگر خلوص کے ساتھ کامل طور پر عمل ہونا چاہئے، البتہ میرے خیال میں یہ امر بغیر صحبت مرشد کامل دشوار ہے، اللہ تعالیٰ میسر کرے۔

اخبارِ جہاں

سید محمد عادل فریدی

مالی کے ایک گاؤں میں باغیوں کا حملہ، ۱۵۷؍افراد ہلاک

مالی کے ایک گاؤں میں باغیوں کے حملے میں فولانی فرقہ کے کم ازکم ۱۵۷؍افراد ہلاک ہو گئے۔اقوام متحدہ کے ترجمان اسٹیفن دجارک نے جمعرات کہا کہ اوگوسا گوگاؤں کے پیل علاقہ میں منصوبہ بند حملے کے دوران حملہ آوروں نے فولانی فرقہ کے کم ازکم ۱۵۷؍افراد کو ہلاک کر دیا۔مسٹر دجارک نے کہا کہ مالی میں اقوام متحدہ کے امن مشن نے ۲۳؍مارچ کو موپتی علاقے میں اوگوسا گو علاقے میں سنگین انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی تحقیقات کے لئے ایک خصوصی حقائق مشن نے ابتدائی رپورٹ دی ہے۔(یو این آئی)

امریکہ میں بچی کو زدوکوب کرنے والی اسکول ٹیچر برطرف

امریکہ کی ریاست کینساس میں ایک ٹیچر نے بچی کو لات ماری،اسے بری طرح دبوچا اور گھسیٹا،واقعہ کی سی سی ٹی وی ویڈیو نے خاتون ٹیچر کو نوکری سے نکلوا دیا۔غیر ملکی میڈیا کے مطابق بچی نے اپنی والدہ کی تصویر بنائی تھی جو اسے مل نہیں رہی تھی جس کی وجہ سے وہ پریشان اور افسردہ تھی۔بچی نے لائبریری میں شرارت نہیں بلکہ بچکانہ طور پر خود کو شیلف کے اندر چھپالیا تھا،جس پر ٹیچر حد سے زیادہ برہم ہوگئی اور اس کو بری طرح زدوکوب کیا۔(یو این آئی)

تھائی لینڈ کے بادشاہ نے اپنی سکیورٹی گارڈ سے شادی کرلی

تھائی لینڈ کے بادشاہ نے اپنی ذاتی سکیورٹی کی ڈپٹی ہیڈ سے شادی کر کے انھیں ملکہ کا درجہ دے دیا ہے۔اس کا اعلان شاہی بیان میں کیا گیا ہے۔یہ غیر متوقع اعلان سنیچر کے روز تھائی بادشاہ کی روایتی تاج پوشی کی تقریبات سے قبل کیا گیا۔۶۶؍سالہ بادشاہ مہا وجیرالونگ کورن ۲۰۱۶ء میں اپنے والد کی وفات کے بعد تھائی لینڈ کے آئینی بادشاہ بنے تھے۔انھوں نے پہلے بھی تین شادیاں کیں جو کہ ختم ہو چکی ہیں اور ان کے سات بچے ہیں۔(بی بی سی)

سری لنکا کے علاوہ دنیا کے کن ممالک میں برقعے پر پابندی ہے

سری لنکا میں ایسٹر سنڈے کو ہونے والے خودکش حملوں کے بعد عوامی مقامات پر چہرہ ڈھانپنے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے،اس حملے میں تقریباً ۲۵۰؍افراد ہلاک ہوگئے تھے۔سری لنکا کے صدر میتھر یپال سریسینا کے دفتر نے کہا ہے کہ قومی سلامتی کی یقین دہانی کے لیے ایسے کسی بھی لباس پر پابندی ہے جو ''چہرے کی شناخت میں رکاوٹ'' پیدا کرے۔اس پابندی کے حامیوں کا کہنا ہے کہ یہ عوام کی حفاظت کے لیے اہم ہے اور اس سے نسلی اور مذہبی اقلیتوں کے ساتھ باقی لوگوں کے میل جول کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔لیکن انسانی حقوق کے علمبرداروں کا کہنا ہے کہ یہ مسلم خواتین کے خلاف تعصب ہے کیونکہ بعض خواتین کے لیے ایسا لباس مذہب کا لازمی جزو ہے۔

سری لنکا کے علاوہ دنیا میں اور بھی کئی ملک ہیں جہاں اس قسم کی پابندی عائد کی گئی ہے:

یورپ: فرانس پہلا یورپی ملک ہے جہاں ۲۰۱۱ء میں برقعے پر پابندی عائد کی گئی تھی۔چیلنج کیے جانے کے باوجود اس پابندی کو انسانی حقوق کے یورپی کورٹ نے جولائی ۲۰۱۴ء میں برقرار رکھا۔ڈنمارک میں جب اگست ۲۰۱۸ء میں برقعے پر پابندی عائد کی گئی تو اس کے خلاف احتجاج کیا گیا۔وہاں کے قانون کے مطابق جو کوئی بھی ایسا لباس پہنتا ہے جس سے پورا چہرہ چھپ جائے تو اسے ایک ہزار کرونے یعنی ۱۵۷؍ڈالر کا جرمانہ ادا کرنا ہوگا اور اگر دوبارہ ایسا کیا گیا تو جرمانہ دس گنا زیادہ ہوگا۔نیدرلینڈ کی پارلیمان نے جون ۲۰۱۸ء میں عوامی مقامات جیسے اسکول،ہسپتال اور پبلک ٹرانسپورٹ میں ایسے لباس پہننے پر پابندی عائد کر دی جو پوری طرح سے چہرے کو ڈھانپ دے۔اگر آپ سڑک پر ہیں تو اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔جرمنی میں ڈرائیونگ کرتے ہوئے نقاب غیر قانونی ہے۔جرمنی کے ایوان زیریں نے ججوں،سرکاری ملازمین اور فوجیوں کے لیے جزوی پابندی کی منظوری دے رکھی ہے۔جو خواتین نقاب پہنتی ہیں انھیں بھی شناخت کے لیے اپنے چہرے سے نقاب ہٹانا ضروری ہے۔آسٹریا میں اسکول اور عدالت میں برقعے پر پابندی اکتوبر ۲۰۱۷ء میں عائد کی گئی تھی۔بیلجیئم میں برقعے پر جولائی ۲۰۱۱ء میں پابندی عائد کرنے کا قانون منظور ہوا۔اس کے تحت پارک اور سڑک جیسے عوامی مقامات پر ایسے ہر لباس پر پابندی عائد کی گئی جس سے پہننے والے کی شناخت میں دشواری ہو،ناروے میں جون ۲۰۱۸ء میں ایک بل منظور ہوا جس کے تحت تعلیمی ادارے میں حجاب پہننے پر پابندی عائد کر دی گئی۔بلغاریہ کی پارلیمان نے ۲۰۱۶ء میں ایک بل منظور کیا جس کے تحت ان خواتین پر جرمانے اور سرکاری فوائد سے محروم کیے جانے کی بات کہی گئی جو عوامی مقامات پر برقعہ پہنیں۔لگزمبرگ میں بھی ہسپتال،عدالت،اور سرکاری عمارتوں میں برقعے پر پابندی ہے۔بعض یورپی ممالک میں مخصوص شہروں اور علاقوں میں پابندی عائد ہے۔اٹلی بھی اس میں شامل ہے جہاں بہت سے شہروں میں نقاب یا برقعے پر پابندی عائد ہے۔ان شہروں میں نوارا بھی شامل ہے جس کا انتظام وانصرام تارکین وطن مخالف ناردرن لیگ کے ہاتھوں میں ہے اور یہاں پابندی ۲۰۱۰ء میں عائد کی گئی تھی۔اسپین کے شہر بارسلونا میں مخصوص مقامات میں برقعے پر ۲۰۱۰ء میں پابندی لگائی گئی تھی اور کوئی میونسپل دفاتر،سرکاری بازار اور لائبریریوں میں برقعہ نہیں پہن سکتا۔سوئٹزرلینڈ کے بعض علاقوں میں بھی برقعے پر پابندی ہے۔

افریقہ: چاڈ،گبون اور کیمرون کے شمالی علاقوں،نائجر کے ڈیفا علاقے اور کانگو جمہوریہ میں برقعے پر ۲۰۱۵ء کے حملوں کے بعد پابندی عائد کی گئی تھی۔ان حملوں میں چند برقع پوش خواتین نے علاقے میں کئی جگہ خودکش حملے کیے تھے۔الجیریا میں سرکاری ملازمین پر نرقعہ پہننے پر اکتوبر ۲۰۱۸ء سے پابندی عائد ہے۔

چین: چین کے سنکیانگ علاقے میں عوامی مقامات پر برقعہ یا نقاب پہننا یا غیر معمولی طور پر لمبی ڈاڑھی رکھنے پر پابندی ہے۔سنکیانگ اویغور مسلمانوں کا آبائی علاقہ ہے لیکن ان کا کہنا ہے کہ ان کے ساتھ وہاں امتیازی سلوک کیا جاتا ہے۔(بحوالہ بی بی سی لندن)

بزنس روزگار وکیریئر

دھڑکن سے چارج ہونے والا پیس میکر

سائنسدانوں نے ایسا پیس میکر تیار کیا ہے جو بیٹری سے نہیں بلکہ دل کی دھڑکن سے چارج ہو سکے گا۔سائنسی پرچہ ''نیچر کمیونکیشنس''میں شائع رپورٹ کے مطابق چین اور امریکی سائنسدانوں کی ٹیم نے یہ پیس میکر تیار کیا ہے اور اس کا سور پر کامیاب تجربہ بھی کیا گیا ہے۔محققین کے مطابق یہ ڈیوائس فی الحال موجود پیس میکر سے چھوٹی لچیلی اور ہلکی ہے۔(یو این آئی)

فانی طوفان سے اوڈیشہ میں تباہی، ۱۶۰؍افراد زخمی

خلیج بنگال میں آئے گردابی طوفان فانی کے اوڈیشہ میں پوری کے ساحلی علاقوں سے ٹکرانے سے بڑے پیمانے پر نقصان ہوا ہے اور مختلف واقعات میں ۱۶۰؍لوگوں کے زخمی ہونے کی خبر ہے۔سرکاری ذرائع کے مطابق طوفان کی وجہ سے پوری میں کچے گھروں،پرانی عمارتوں اور عارضی دکانوں کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔ابھی تک کسی شخص کی موت کی خبر نہیں ملی ہے۔علاقے میں بجلی اور مواصلات کا نیٹ ورک مکمل طور پر ٹھپ پڑ گیا ہے،نیشنل ڈیزاسٹر ریلیف فورس اور ریاست کی مختلف ایجنسیاں سڑکوں اور دیگر راستوں سے درختوں اور کھمبوں کو اٹھانے میں مصروف ہیں۔طوفان کی رفتار ۱۷۰؍کیلومیٹر فی گھنٹہ کی ہے۔طوفان میں پھنسے لوگوں کو محفوظ مقام تک پہونچانے کا سلسلہ جاری ہے۔اب تک گیارہ لاکھ سے زیادہ لوگوں کو بحفاظت نکالا جا چکا ہے۔(یو این آئی)

معروف مبلغ ڈاکٹر ذاکر نائیک پر منی لانڈرنگ کا الزام

انڈین پراسیکیوٹرز نے اسلامی سکالر اور معروف مبلغ ڈاکٹر ذاکر نائیک پر منی لانڈرنگ کا الزام عائد کیا ہے۔جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ڈاکٹر ذاکر نائیک کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ ان کے غیر قانونی اثاثہ جات تقریباً ۲۸؍لاکھ امریکی ڈالر ہیں،تاہم ذاکر نائیک ان دعوؤں کی تردید کرتے ہیں۔حکومت نے ان پر مذہبی منافرت پھیلانے کا الزام بھی عائد کیا ہے اور کہا ہے کہ ۵۳؍سالہ ذاکر نائیک ''پیس چینل'' پر مبینہ طور پر انتہا پسندانہ اسلامی نظریات کی ترویج کرتے ہیں۔اگر چہ ہندوستان میں اس چینل پر پابندی عائد ہے تاہم ایک اندازے کے مطابق دنیا بھر میں اس کے ناظرین کی تعداد ۲۰؍کروڑ ہے۔پیس چینل کی براڈ کاسٹنگ دبئی سے ہوتی ہے اور یہ ذاکر نائیک کی سربراہی میں چلنے والے اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن کی ملکیت ہے۔بنگلہ دیش سمیت دیگر کئی ممالک نے اس پر پابندی لگا رکھی ہے۔بنگلہ دیش میں ۲۰۱۶ء میں ایک کیفے پر حملے کیا گیا جس میں ۲۲؍افراد ہلاک ہوئے تھے۔الزام لگایا جاتا ہے کہ اس حملے میں ملوث ایک حملہ آور ذاکر نائیک کے نظریات سے متاثر ہوا تھا۔(بی بی سی لندن)

انتہا پسند ہندو جماعت شیوسینا کا نقاب اور برقعے پر پابندی کا مطالبہ

ہندو انتہا پسند تنظیم شیوسینا نے وزیراعظم نریندر مودی سے مطالبہ کیا ہے کہ سری لنکا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بھارت میں بھی نقاب اور برقعے پر پابندی عائد کی جائے۔شیوسینا نے وزیراعظم نریندر مودی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ سری لنکا نے دہشت گردانہ حملوں کے بعد نقاب پر ملک گیر پابندی عائد کی ہے،ہم سری لنکا کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں اور وزیراعظم نریندر مودی سے مطالبہ کرتے ہیں کہ سری لنکا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بھارت میں بھی نقاب اور برقعے پر پابندی عائد کی جائے۔شیوسینا کے قومی صدر اودھوٹھاکرے کا کہنا ہے کہ برقعے کا اسلام یا بھارتی مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں،بلکہ بھارت میں مسلم خواتین صرف عرب ثقافت کی پیروی کرتے ہوئے برقع پہنتی ہیں۔دوسری جانب ملک کے مسلم رہنماؤں کا کہنا ہے کہ برقعے پر پابندی ان کے شہری حقوق کی خلاف ورزی کے مساوی ہوگی،اور عام انتخابات کے موقع پر یہ مطالبہ کوئی نیا ہندو مسلم تنازعہ کھڑا کرنے کے مقصد سے کیا جا رہا ہے۔(نیوز ایکسپریس)

این آئی او ایس کے مختلف عہدوں کے لیے ویکنسی

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ (این آئی او ایس) نے گروپ اے،بی اور سی کے تحت مختلف عہدوں کے لیے ویکنسی نکالی ہے۔گروپ اے کے تحت ڈائرکٹر،ڈپٹی ڈائرکٹر (اکیڈمک)،ڈپٹی ڈائرکٹر (اکاؤنٹس) اور اکیڈمک آفیسر کے عہدوں پر بحالی کی جائے گی۔گروپ بی کے تحت اسسٹنٹ آڈٹ آفیسر اور ای ڈی پی سوپروائزر کے عہدے پر بحالی ہوگی۔جبکہ گروپ سی کے تحت جونیئر اسسٹنٹ کے عہدوں پر بحالی ہوگی۔

ان عہدوں پر بحالی کے لیے ڈیفنس اسٹڈیز،انگریزی،فائن آرٹس،ماس کمیونیکیشن،سائنس،سوشل سائنس ور دیگر موضوعات پر پوسٹ گریجویٹ کیے ہوئے امیدوار درخواست دے سکتے ہیں،الگ الگ عہدوں کے لیے اہلیت کے الگ الگ پیمانے ہیں۔اہلیت سے متعلق تفصیلات کے لیے آفیشیل نوٹیفکیشن کا مطالعہ کریں۔

درخواست دینے کے لیے این آئی او ایس کی آفیشیل ویب سائٹ www.nios.ac.in پر جائیں۔ویب سائٹ پر دیے گئے اپلائی آن لائن کے لنک پر کلک کریں،اس کے بعد اپنا اپلی کیشن فارم بھریں،اپلی کیشن فیس جمع کریں اور پھر فارم سبمٹ کر دیں۔(ان ڈی ٹی وی)

جیٹ ایرویز کے ملازمین نے ایس بی آئی چیرمین کو خط لکھ کر کہا کہ ہم چلائیں گے ایرلائن

ٹھپ پڑی جیٹ ایرویز کے مستقبل کو لے کر غیر یقینی صورت حال کا سامنا کر رہے جیٹ ایرویز کے ملازمین نے ایس بی آئی کو خط لکھ کر ایرلائن کو ان کے قبضے میں دینے کی درخواست کی ہے۔انہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ غیر ملکی سرمایہ داروں سے ۳۰۰۰؍کروڑ روپئے کا انتظام کرلیں گے۔واضح ہو کہ ۱۷؍اپریل سے جیٹ ایرویز مستقل طور پر بند ہے جس سے اس کے بیس ہزار سے زیادہ ملازمین بے روزگار ہو چکے ہیں۔

طب وصحت

رمضان اور ہماری صحت

روزے کے جہاں روحانی فائدے ہیں وہیں ان گنت جسمانی فائدے بھی ہیں۔جس طرح روزہ ہماری روحانی پاکیزگی کے لئے ضروری ہے اسی طرح جسم کے فاسد مادوں کودور کرنے کے لئے روزہ ضروری ہے۔ جسم سے فاسد مادے خارج ہوکر ہمارے جسم وروح صاف کردیتے ہیں۔روزے کے معاشرتی فائدوں کے ساتھ ساتھ صحت پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

کیا شوگر کے مریض کو روزہ رکھنا چاھئیے ؟

شوگر کے مریضوں میں یہ بات بہت عام ہے کہ شوگر کے مریض روزہ نہیں رکھ سکتے۔میں بہت سے ایسے شوگر کے مریضوں کو جانتا ہوں جو روزہ رکھتے ہیں۔روزہ کی حالت میں Hypoglycemia کے شکار وہ مریض زیادہ ہوتے ہیں جو انسولین لگارہے ہوتے ہیں۔رمضان شروع ہونے سے ایک ماہ قبل ہی ایسے مریض اپنے ڈاکٹر سے مل کر انسولین یا شوگر کی دوا کو Adjust کروالیں اور ڈائٹیشن سے خوراک کے متعلق تفصیلات حاصل کر کے اس پر عمل کریں تو وہ آسانی سے روزہ رکھ سکتے ہیں۔شوگر کے مریض اپنی جسمانی سرگرمیوں کو کم کریں تا کہ Hypoglycemia سے بچا جا سکے۔شوگر کے مریض اکثر روزہ کھولتے وقت دوا لینا بھول جاتے ہیں کھانا زیادہ کھالینے سے بھی ان کے خون میں شوگر کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔

پانی کی کمی: گرم موسم میں پانی کا اخراج پسینے کی صورت میں بہت زیادہ ہوجاتا ہے۔کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ پانی پئیں۔

ذیابیطس کے مریض سحری میں کیا کھائیں؟

شوگر کے مریضوں کے علاوہ رمضان مٹاپے کے شکار لوگوں کے لئے وزن کم کرنے کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔یہ بلڈ پریشر اور کولیسٹرول کے مریضوں کو بھی مرض کنٹرول کرنے میں بہت مدد دیتا ہے۔ روزے کی حالت میں ہمارا معدہ خالی ہوتا ہے۔ جسے ہم افطار کے وقت ثقیل کھانوں اور تیزابیت والی خوراک سے بھر دیتے ہیں۔نتیجتاً معدے کی جلن، تیزابیت، بدہضمی، زیادہ تیل اور مصالحوں والے کھانوں کی بدولت پیاس کی زیادتی، قبض، وغیرہ کی شکایت عام ہوجاتی ہے۔جبکہ بعض جگہوں کے لوگ کھجور کو تھوڑے سے پانی میں بھگو کر اس کا گودا نکال کر روٹی پر لیپ کر کھاتے ہیں۔ساتھ ہی تھوڑا سا زیتون کا تیل کھاتے ہیں جو بہترین افطار ہے۔کھجور سے آپ کو بہترین طاقت ملتی ہے۔اس کے علاوہ تازہ پھل اور اس کے رس یا دہی اور لسی افطاری کے بہترین کھانے ہیں۔مدینہ میں دیکھا کہ افطار میں ایک بڑا سا تھال آتا جس میں کھجوریں، تازہ سلاد، زیتون اور پنیر ہوتا ہے۔پھل اور ایک سوپ نما کھانا ہوتا ہے۔جس میں جو، Mutton اور کچھ نوڈلز ہوتے اور ان کی Baked کی ہوئی روائتی مٹھائیاں ہوتی۔یقین کریں رمضان میں ہر گھر کا تیل اور چینی کا خرچ تین گنا نہیں تو ڈھائی گنا ضرور بڑھ جاتا ہو گا۔کیونکہ پکوڑے، سموسے، دہی بھلے، رول، کچوری، چنا چاٹ، فروٹ چاٹ کے بغیر تو روزہ کھل ہی نہیں سکتا یہ ایک غلط تصور Concept ہے۔وہ وقت جو رب ذوالجلال سے دعا مانگنے کا ہوتا ہے وہ ہم کھانے کی ترکیبوں اور کھانے بنانے میں صرف کردیتے ہیں۔کیا کبھی ہم نے روزے کے معاشرتی پہلو پر غور کیا ہے۔اللہ کو اس کی پروا نہیں ہے کہ ہم کچھ کھائیں یا بھوکے رہیں۔ وہ تو ہم میں تقویٰ دیکھنا چاہتا ہے۔کیا کبھی ہم نے روزے کی بھوک یا کمزوری میں مفلس ونادار لوگوں کی بھوک کو محسوس کیا۔ وہ پیسہ جو ہم اپنے دسترخوان سجانے اور افطار پارٹیوں میں خرچ کرتے ہیں، کبھی ان مفلس ونادار لوگوں کو اس خیال سے دیا کہ ہماری بھی کچھ آخرت سنور جائے؟

صحت بخش غذائیں:

افطار میں تین سے چار کھجوریں کھالینے سے خون میں شوگر کی مقدار جلد بہتر ہوجاتی ہے اور Hypoglycemia کی وجہ سے ہونے والے سر درد میں افاقہ ہوتا ہے۔چنا چاٹ آلو اور رنگ برنگی موسمی سبزیوں کا سلاد، اخروٹ، بادام اور زیتون کے ساتھ بنانا چاہئے۔مختلف پھلوں کی چاٹ بغیر چینی کے بنائیے۔رمضان میں Synthetic جوسز، کولڈ ڈرنکس کے بجائے جو اور شکر کا شربت، لسی، آڑو کا شربت، فالسے کا شربت یا تربوز کا جوس استعمال کریں۔بریانی کے مصالحوں میں Anti Oxidants اور Poly Phenols موجود ہوتے ہیں جو جسم کو کئی بیماریوں کے خلاف مدافعت فراہم کرتے ہیں۔اپنے کھانوں میں یکسانیت کے بجائے تنوع پیدا کریں۔تلے ہوئے کھانوں کے بجائے کم چکنائی اور Bake کئے ہوئے کھانے استعمال کریں۔سحر وافطار میں غذائیت سے بھرپور نارمل کھانا کھائیں۔بہت زیادہ چکنائی نمک اور چینی سے پرہیز کریں۔اپنے کھانوں میں پکی ہوئی اور کچی سبزیاں، پھل، دالیں، گوشت، مچھلی اور انڈے شامل کریں۔رمضان میں سگریٹ نوشی ترک کرنا نہایت آسان ہے۔تھوڑا نفس کو مار کر مضبوط اعصاب کے ساتھ کوشش کیجئے۔جب ہم روزے کی حالت میں ہوتے ہیں تو ہمارے جسم میں موجود چربی توانائی میں تبدیل ہوتی رہتی ہے جس کی بدولت جسم میں موجود فالتو چربی کم ہوجاتی ہے اور وزن میں کمی واقع ہوتی ہے۔ڈاکٹر Mahrof Razeen جو آکسفورڈ میں Anesthetist ہیں، کہتے ہیں کہ غذا اور صحت کا تعلق بہت مضبوط ہے۔گو کہ رمضان وزن کم کرنے والوں کے لئے ایک زبردست Opportunity ہے لیکن اس سے کہیں زیادہ اس کے روحانی فائدے ہیں۔ بیک وقت ہم جسمانی اور روحانی فائدے حاصل کرسکتے ہیں۔رمضان نفس کے خلاف لڑنے کی اور اللہ کی رضا کے لئے اپنی خواہشوں کے آگے بے بس ہونے کے بجائے اللہ کی رضا کو فوقیت دینے کی ہماری تربیت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کی رحمتوں، برکتوں سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔زیادہ سے زیادہ عبادات نوافل تلاوت قرآن پاک اور قضا روزوں کی توفیق عطا فرمائے۔اللہ ہماری روح اور جسم کو بیماری سے پاک کردے۔پرانے رشتے استوار کیجئے۔غلطیوں اور کوتاہیوں کی معافی اللہ سے مانگئے اور رب کے بندوں سے بھی کیونکہ اللہ اپنے حقوق معاف فرمادیں گے اپنے بندوں کے نہیں۔

هفتۂ رفتہ — راشد العزیری ندوی

بلقیس بانو معاوضے کا ایک حصہ بچوں کی تعلیم کے لئے وقف کریں گی

گجرات فسادات کے دوران اجتماعی عصمت دری کا شکار ہوئی بلقیس بانو نے ۲۴ر اپریل کو کہا کہ اسے جو پچاس لاکھ روپے کا معاوضہ ملا ہے اس کا ایک حصہ وہ فرقہ وارانہ تشدد کا شکار خواتین کو انصاف دلانے اور ان کے بچوں کی تعلیم کے لئے وقف کریں گی۔انہوں نے کہا کہ ایک عورت کے طور پر وہ دوبارہ اپنی زندگی وقار کے ساتھ جینا چاہتی ہیں اور معاوضے کی رقم سے وہ ایسا کر پائیں گی اور اپنے بچے کو اچھی تعلیم دلا پائیں گی،خیال رہے کہ سپریم کورٹ نے گجرات حکومت کو بلقیس بانو کو پچاس لاکھ روپے کا معاوضہ سرکاری ملازمت اور رہائش گاہ فراہم کرنے کا حکم دیا ہے۔(دعوت ۲۸ر اپریل ۲۰۱۹)

جلد آئیں گے 20 روپے کے نئے نوٹ

ریزرو بینک آف انڈیا جلد ہی ۲۰ر روپے کے مہاتما گاندھی کی تصویر والے نئے نوٹ جاری کرے گا، نئے نوٹوں کا رنگ پیلا ہوگا، ریزرو بینک آف انڈیا نے کہا کہ نئے نوٹوں پر موجودہ گورنر شکتی کانت داس کے دستخط ہوں گے۔وہیں گزشتہ ۲۰ر روپے کے نوٹ پہلے کی طرح جاری رہیں گے۔نوٹ بندی کے بعد سے لے کر اب تک ۲۰۰۰، ۵۰۰، ۲۰۰، ۱۰۰، ۵۰، ۱۰، کے نئے نوٹ جاری ہوچکے ہیں۔اسی طرز پر ۲۰ر روپے کی قیمت والا نوٹ جاری کیا جائے گا۔نئے نوٹوں کا سائز ۶۳ ملی میٹر ضرب ۱۲۰ ملی میٹر ہوگا۔(فاروقی تنظیم ۲۸ر اپریل)

لیفٹیننٹ گورنر کرن بیدی کو عدالت کا جھٹکا

پانڈی چیری کی کانگریس حکومت اور لیفٹیننٹ گورنر کرن بیدی کے درمیان جاری تعطل کے معاملے میں مدراس ہائی کورٹ نے واضح کیا کہ لیفٹیننٹ گورنر (ایل جی) کرن بیدی مرکز کے زیر اقتدار ریاست کی روزمرہ کی سرگرمیوں میں مداخلت نہیں کرسکتی ہے، عدالت کی اس ہدایت کے بعد ایل جی کرن بیدی اس مرکز کے زیر اقتدار ریاست کی حکومت سے کسی بھی فائل کے بارے میں نہیں پوچھ سکتی ہیں۔اس کے ساتھ ہی وہ نہ تو حکومت کو کوئی حکم دے سکتی ہیں اور نہ ہی حکومت کی طرف سے کوئی حکم جاری کرسکیں گی۔واضح رہے کہ عدالت نے پانڈی چیری کے وزیر اعلیٰ وی نارائن سوامی اور کرن بیدی کے درمیان جاری سیاسی گھمسان اور حقوق کے دائرے سے متعلق ایک عرضی پر سماعت کرتے ہوئے یہ فیصلہ دیا ہے۔

ایڈیشنل انسپکٹر ایکسائز کا پی ٹی امتحان ۹ر جون کو

بہار پولیس سروس کمیشن کی جانب سے جاری مکتوب کے مطابق اڈیشنل انسپکٹر ایکسائز کے 126 عہدوں پر تقرری کے لئے پی ٹی ۹ر جون کو پٹنہ، گیا اور مظفر پور میں منعقد کیا جائے گا، جس میں تقریبا ۹۰ر ہزار امیدوار شامل ہوں گے۔خصوصی پروگرام افسر اشوک کمار پرکاش نے کہا کہ کمیشن بدعنوانی سے پاک امتحان منعقد کرانے کے لئے پر عزم ہے۔مذکورہ سینٹر کے متعلق ذمہ داران کو سخت ہدایت جاری کی گئی ہے۔(فاروقی تنظیم یکم مئی ۲۰۱۹)

غبن کے معاملے میں ۶ر آئی اے ایس پر چارج شیٹ

بہار اسٹیٹ وجلینس تحقیقاتی بیورو نے فریب، جعل سازی، غبن، مجرمانہ سازش اور سرکاری عہدے کے بیجا استعمال کے معاملے میں ہندوستانی انتظامی خدمات (آئی اے ایس) کے تین اہلکار سمیت چھ افراد کے خلاف چارج شیٹ داخل کیا۔ بیورو نے یہ فرد جرم خصوصی جج مدھوکر کمار کی عدالت میں تعزیرات ہند اور اینٹی کرپشن ایکٹ کی مختلف دفعات کے تحت داخل کیا ہے، ملزمان میں ایس ایم راجو (آئی اے ایس) کے پی رمیا (آئی اے ایس)، راماشیش پاسوان (آئی اے ایس) پربھات کمار، محترمہ دیوجینی کر اور امیش مانجھی شامل ہیں، فرد جرم کے مطابق، بہار مہادلت ڈیولپمنٹ کارپوریشن کی طرف سے انڈس اگیریٹیڈ انفارمیشن مینجمنٹ لمیٹڈ کے ذریعے مختلف سرکاری اسکیموں جیسے وکاس متر، کمیونٹی سنٹر کی تعمیر اور ورک شیڈ کی تعمیر، دشرتھ مانجھی مہارت رقی منصوبہ، پوشاک منصوبہ میں بغیر تربیت اور سرٹیفیکٹ کے جاری شدہ اور اضافی کتب تقسیم کرکے دو کروڑ روپے سے زائد کی سرکاری رقم کا گھپلہ کیا گیا ہے۔(فاروقی تنظیم ۲۸ر اپریل)

آن لائن امتحان میں چوری پر پابندی

ملک میں آئی آئی ٹی، مین انٹرنس اگزام میں چوری کو روکنے کے لئے تمام مراکز پر سی سی ٹی وی کیمروں کے علاوہ ہر شفٹ میں تین ہزار جیمرز بھی لگائے گئے اور امتحان کا براہ راست لائیو ٹیلی کاسٹ بھی کیا گیا تا کہ شفافیت برقرار رہے، اس کے علاوہ ایک ایسا سافٹ ویئر تیار کیا گیا ہے، جس سے اب سوال نامہ لیک بھی نہیں ہوسکتے ہیں، یہ کہنا ہے نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کے ڈائرکٹر جنرل ونیت جوشی کا، جن کے ادارہ نے پہلی بار آئی آئی ٹی مینز کا آن لائن امتحان کے نتائج کا اعلان کیا۔(فاروقی تنظیم ۲۸ر اپریل)

امریکی جیلوں میں قبول اسلام کی لہر

عارف عزیز (بھوپال)

امریکی جیلوں میں ۲۰۰۳ء کے اعداد وشمار کے مطابق مسلمان قیدیوں کی تعداد کوئی ساڑھے تین لاکھ کے قریب تھی۔ اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ دنیا میں سب سے زیادہ قیدی امریکی جیلوں میں ہیں اور اس لحاظ سے امریکہ دنیا میں پہلے نمبر ہے۔ اسکائی نیوز چینل نے خبر دی ہے کہ امریکی جیلوں میں 22 لاکھ قیدی موجود ہیں جو پوری دنیا کی جیلوں میں بند کل قیدیوں کی تعداد کا 20 فیصد ہے۔ امریکی جیلوں میں جتنے لوگ قید ہیں ان کی تعداد امریکہ کی 15 یاستوں کی کل آبادی سے بھی زیادہ ہے۔ امریکہ میں 102 سینٹرل جیل، ایک ہزار 719 ریاستی جیل، دو ہزار 259 جیلیں نوجوانوں کے لئے مخصوص ہیں اور 3 ہزار 228 مقامی اور تارکین وطن کے لئے مختص ہیں۔ دیئے گئے اعداد وشمار کے مطابق سالانہ 12 ملین افراد جیلوں میں جاتے اور رہا ہوتے ہیں۔ امریکہ کی 31 ریاستوں میں تاحال پھانسی کی سزادی جاتی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان جیلوں میں سب سے بہتر صورت حال میں مسلمان قیدی ہیں، کیونکہ وہ کسی سے لڑائی بھڑائی میں نہیں پڑتے، اور قانون کی پاسداری کرتے ہیں، تاہم خود کو دیگر جرائم پیشہ گروہوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک گروپ کی صورت میں رہتے ہیں، کچھ عرصہ قبل کی بات ہے نیویارک کے رہنے والے ایک مسلمان کو کسی وجہ سے چند برسوں کے لئے جیل جانا پڑا، یہ صاحب کا مریڈ قسم کے مسلمان تھے؛ لیکن جیل جاکر وہ نہ صرف پابند صوم وصلوۃ مسلمان بن گئے بلکہ انہیں مسلمان قیدیوں کا لیڈر بھی تسلیم کرلیا گیا اور جب وہ اپنے کمپاؤنڈ سے نکلتے تو ان کے ہاتھوں میں قرآن ہوتا، مسلمان قیدی ان کے گرد جمع ہوتے اور کسی میں جرات نہ ہوتی کہ ان مسلمان قیدیوں کی جانب کوئی آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے، یہ وہ تحفظ تھا جو جیلوں میں قید مسلمان دوسرے امریکی قیدیوں کو بھی فراہم کرتے تھے، یہ صورت حال صرف نیویارک کی جیل کی نہیں تھی، بلکہ بیشتر امریکی جیلوں میں یہی صورت حال تھی، چھوٹے موٹے جرم میں قید کئے جانے والے عام قیدیوں کی بھی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنے تحفظ کے لئے مسلمان قیدیوں کی پناہ میں آجائیں، اس کوشش کا ہی نتیجہ ہے کہ امریکی جیلوں میں قبول اسلام کا تناسب بہت بڑھ گیا ہے۔ یوں تو امریکہ میں کسی بھی ترقی یافتہ ملک کے برعکس سب سے زیادہ قیدی ہیں، اعداد وشمار کے مطابق ان قیدیوں کی تعداد ۱۲ر ملین سے تجاوز کرچکی ہے، سفید فام امریکیوں کے مقابلے میں سیاہ فام امریکی قیدیوں کا تناسب چھ گنا زیادہ ہے، مسلمان قیدیوں کی نمایاں تعداد ان کی قانون پسندی انہیں جیل کے بہترین قیدیوں کا درجہ دیتی ہے، ان کے حسن وسلوک اور لوگوں کو تحفظ فراہم کرنے کی وجہ سے بہت سے لوگ ان کے قریب آئے اور امریکہ میں ترک مذہب کرکے مسلمان ہونے والے ان قیدیوں میں بڑے بڑے امریکی نومسلموں کے نام آتے ہیں، جن میں سب سے بڑا نام میلکم مارشل کا ہے جو کہ سیاہ فام امریکیوں کے قائد تھے اور ان کی یاد آج بھی امریکہ میں سرکاری سطح پر منائی جاتی ہے۔

امریکی جیلوں کے ان تجربات سے واضح ہوتا ہے کہ لوگوں کو قید کردینا مسئلہ کا حل نہیں، انہیں لڑائی سے باز صرف ایک ہی صورت میں رکھا جاسکتا ہے کہ انہیں زندہ رہنے کے اعلیٰ مقصد سے متعارف کرایا جائے، بے مقصد زندگی ظاہری مفادات کے لئے ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کے لئے تیار کرتی ہے، جیلوں میں قید مسلمانوں کے اس رویے کی وجہ سے پالیسی سازوں کا فکر لاحق ہوگئی ہے اور وہ سمجھنے لگے ہیں کہ امریکی جیل مسلمانوں کے لئے نرسری بن چکے ہیں، جہاں سے اسلام قبول کرکے عملی زندگی میں آنے والے امریکی مثالی کردار کا مظاہرہ کررہے ہیں، تمام تر سہولتوں اور جدید ترین ٹیکنالوجی اور مہارت کے باوجود امریکہ میں جرائم کی شرح میں اضافہ کی ایک بنیادی وجہ ملک میں ٹوٹتا ہوا خاندانی نظام بھی ہے چونکہ بکھرتے ہوئے خاندانی نظام کا شکار یہاں امریکہ میں مقیم مسلمان بھی ہورہے ہیں، اس لئے ان میں اپنے خاندانی نظام کو بچانے کی فکر بھی موجود ہے، مسلمانوں کی ایک بڑی تنظیم اسلامک سرکل آف نارتھ امریکہ مسلمانوں کی قوت کا مظاہرہ کرنے اور اپنی کمیونٹی کو ثقافتی پس منظر سے جڑے رہنے میں مدد دینے کے لئے اقدامات کرتی رہتی ہے، اس سلسلے میں یہ تنظیم ہر سال امریکہ کے ایک درجن کے قریب بڑے شہروں میں واقع ایڈونچر سینٹرز کو جسے یہاں سکس فلیگ کے نام پہچانا جاتا ہے، ایک دن مسلمانوں کے لئے مخصوص کرتی ہے، مقامی انتظامیہ کا بھی انہیں مکمل تعاون حاصل رہتا ہے، اس دن تفریح کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو ایک خاندان کے طور پر قریب لانے کے لئے ماحول ترتیب دیا جاتا ہے، یہ اپنی نوعیت کا متنوع اجتماع ہوتا ہے، جو مسلمان کمیونٹی یہاں منعقد کرتی ہے، جس میں ہر رنگ ونسل اور ہر زبان ہی نہیں بلکہ ہر مسلک سے تعلق رکھنے والے مسلمان ایک پلیٹ فارم پر جمع نظر آتے ہیں۔ اس رویے نے کم ازکم مقامی سطح پر اس تاثر کو زائل کردیا ہے کہ مسلمان نہایت خشک اور تفریح سے ماوراقوم ہے۔

اعلان مفقود الخبری

● معاملہ نمبر ۱۰/۴۹۳/۴۰ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ بردونی سمستی پور) فہمیدہ خاتون بنت ماسٹر احمد رضا مقام بلاہی ڈاکخانہ براہی وایہ بتھان سمستی پور۔ فریق اول۔ بنام۔ محمد امان اللہ ولد محمد مسلم مرحوم مقام پن پیوی ڈاکخانہ سہسی ضلع کھگڑیا۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ معاملہ ہذا میں فریق اول فہمیدہ خاتون بنت ماسٹر احمد رضا نے آپ کے خلاف دارالقضاء بردونی، سمستی پور میں آپ کے غائب ولاپتہ ہونے اور نان ونفقہ ودیگر حقوق زوجیت ادانہیں کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کئے جانے کا دعویٰ دائر کیا ہے، لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں اپنی موجودگی کی اطلاع مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کودیں، اور آئندہ تاریخ ۲۱ر شوال ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۵ر جون ۲۰۱۹ء روز منگل کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹ر بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں مذکورہ تاریخ پر حاضر نہیں ہونے یا کوئی پیروی نہیں کرنے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے اپنی حاضری کو لازمی سمجھیں۔ فقط

● معاملہ نمبر ۳۵/۱۸۵۲/۴۰ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ بیگوسرائے) شاہین پروین بنت محمد یونس مقام سرائے نور ڈاکخانہ نے پور، تھانہ بچھوارہ ضلع بیگوسرائے۔ فریق اول۔ بنام۔ محمد منظور عالم ولد محمد منصور مرحوم، مقام قادر آباد ڈاکخانہ قادر آباد، تھانہ بچھوارہ ضلع بیگوسرائے۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ معاملہ ہذا میں فریق اول شاہین پروین بنت محمد یونس نے آپ کے خلاف دارالقضاء امارت شرعیہ ضلع بیگوسرائے میں عرصہ دوسال سے غائب ولاپتہ ہونے اور دیگر حقوق زوجیت ادانہ کرنے کی بنیاد پر فسخ نکاح کا دعویٰ دائر کیا ہے، لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں، آئندہ تاریخ سماعت ۱۸ر شوال المکرّم ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۲ر جون ۲۰۱۹ء بروز سنیچر کو خود مع گواہان بوقت ۹ر بجے دن دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط

● معاملہ نمبر ۲/۲۱۱/۴۰ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ شکر پور بھروارہ دربھنگہ) لیلیٰ خاتون بنت محمد بشیر انصاری مقام کنسی نزد مسجد ڈاکخانہ وتھانہ سمری دربھنگہ۔ فریق اول۔ بنام۔ محمد دستگیر عرف منا ولد محمد غلام رسول مقام کا غذی محلّہ ڈاکخانہ وتھانہ سمری دربھنگہ۔ فریق ثانی۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ معاملہ ہذا میں فریق اول ساکنہ بالا نے آپ کے خلاف عرصہ تین سالوں سے غائب ولاپتہ ہونے اور نان ونفقہ نہ دینے کی وجہ سے دارالقضاء امارت شرعیہ مدرسہ اسلامیہ شکر پور بھروارہ دربھنگہ میں نکاح فسخ کئے جانے کا دعویٰ کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو باخبر کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں مورخہ ۱۱ر شوال المکرّم ۴۰ھ مطابق ۱۵ر جون ۲۰۱۹ء روز سنیچر کو دارالقضاء امارت شرعیہ شکر پور بھروارہ میں اپنے گواہوں کے ساتھ بوقت ۹ر بجے دن حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ اس تاریخ پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی بنا پر معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط

● معاملہ نمبر ۷/۴۲۱/۴۰ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ گرگاواں گڈا) مریم خاتون بنت فتح عالم مقام دگھی ڈاکخانہ دگھی ضلع گڈا۔ فریق اول۔ بنام محمد حیدر علی ولد محمد نصرل مقام پسونی ڈاکخانہ پسونی ضلع سیتامڑھی۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ معاملہ ہذا میں فریق اول مریم خاتون بنت فتح عالم نے آپ کے خلاف دارالقضاء گرگاواں گڈا میں عرصہ پانچ سال سے غائب ولاپتہ ہونے، نان ونفقہ اور دیگر حقوق زوجیت سے محرومی کی بنیاد پر فسخ نکاح کا دعویٰ دائر کیا ہے، لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہو اپنی موجودگی کی اطلاع مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کودیں، اور مورخہ ۱۱ر شوال ۴۰ھ مطابق ۱۵ر جون ۲۰۱۹ء روز سنیچر کو بوقت ۹ر بجے دن مرکزی دارلقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں، واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہیں کرنے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے، اس لئے اپنی حاضری کو لازمی سمجھیں۔ فقط۔

● معاملہ نمبر ۲۷/۱/۶/۲۳۶۳/۴۰ھ صبا پروین بنت محمد شہاب الدین مقام کوئیلور پٹھان ٹولی ڈاکخانہ کوئیلور ضلع بھوجپور۔ فریق اول۔ بنام۔ محمد انور ولد محمد اسلام مقام قاضی چک کوئیلور ڈاکخانہ کوئیلور ضلع بھوجپور۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ کے خلاف عرصہ ڈیڑھ سال سے غائب ولاپتہ ہونے اور نان ونفقہ ودیگر حقوق زوجیت ادانہیں کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کئے جانے کا دعویٰ دائر کیا ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں مورخہ ۱۸ر شوال المکرّم ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۲ر جون ۲۰۱۹ء روز سنیچر کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹ر بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ مذکورہ تاریخ سماعت پر حاضر نہیں ہونے یا کوئی پیروی نہیں کرنے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔

● معاملہ نمبر ۱۰/۲۰۲۲/۴۰ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ مظفر پور) گلشن آراء بنت محمد شمیم مقام بی بی گنج گووند پوری ڈاکخانہ بھگوان پور ضلع مظفر پور۔ فریق اول۔ بنام۔ محمد محفوظ ولد عبدالجبار مقام چک مال چاکو چھپرا ڈاکخانہ گڈھا تھانہ سریا ضلع مظفر پور۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ معاملہ ہذا میں فریق اول ساکنہ مذکورہ بالا نے آپ کے خلاف دارالقضاء مدرسہ جامع العلوم مظفر پور میں عرصہ ۳ر سال سے غائب ولاپتہ ہونے اور نان ونفقہ ودیگر حقوق زوجیت ادانہیں کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کئے جانے کا دعویٰ دائر کیا ہے، لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں اپنی موجودگی کی اطلاع مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کودیں اور مورخہ ۲۱ر شوال ۴۰ھ مطابق ۲۵ر جون ۲۰۱۹ء روز منگل کو مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں خود مع گواہان حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ نیز واضح رہے کہ تاریخ مذکورہ پر حاضر نہیں ہونے اور کوئی پیروی نہیں کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔

ملی سرگرمیاں

مولانا مفتی محمد سہراب ندوی

رحمانی تھرٹی کے طلبہ کی جے ای مینس امتحان میں شاندار کامیابی

انجینئر نگ کالجوں میں داخلہ کے لیے لیے جانے والے مقابلہ جاتی امتحان جے ای مینس میں رحمانی ۳۰ کے طلبہ اور طالبات نے شاندار اور نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔کل ۱۹۲؍میں سے ۱۳۱ طلبہ کامیاب ہوئے، رحمانی تھرٹی انجینئر نگ اسٹریم میں اس بار طالبات نے کمال کا مظاہرہ کیا ہے، ایک طالبہ کو چھوڑ کر بقیہ تمام طالبات نے جے اِی اِی مینس کے اس سخت امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔خوش آئند بات یہ ہے کے امسال رحمانی تھرٹی کے میڈیکل بیچ کی ۲۲؍بچیوں نے انجینئر نگ کے اس امتحان میں حصہ لیا اوران میں سے ۱۷ کامیاب بھی ہوئیں، رحمانی تھرٹی کے اورنگ آباد سنٹر میں بچیوں کے میڈیکل بیچ میں سے نو بچیوں نے سخت امتحان میں حصہ لیا اوران میں سے تین کامیاب رہیں، یہ ایک بڑی کامیابی ہے اور رحمانی تھرٹی کے طریقہ کار کی سند ہے۔ یہ طلبہ ان شعبوں کے لئے بہت مناسب ہوں کے جہاں مختلف موضوعات کی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے جیسے کہ بایو انجینئر نگ، رینکنگ کے نقطہ نظر سے رحمانی ۳۰ کے بچوں نے جنرل کیٹگری میں ۱۴۲۱، ۱۶۳۳، ۲۷۶۶، ۳۰۹۸ اور ای ڈبلیوایس کیٹگری میں ۱۳۰۸ جبکہ او بی سی کیٹگری میں ۱۰۸۲، ۱۱۶۸ اور ۲۴۵۳ رینک حاصل کیا ہے۔اسی سال نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی نے جے اِی اِی مینس کے اس مقابلہ جاتی امتحان کو دو دفعہ لیا، پہلی دفعہ یہ امتحان جنوری میں ہوا، اوراس میں تقریبا دس لاکھ بچوں نے حصہ لیا اور دوسری دفعہ اپریل میں ہوا، اوراس میں بھی تقریبا دس لاکھ بچوں نے حصہ لیا، جے اِی اِی مینس کے اس امتحان میں کامیاب ہونے والے بچے جےِ ای اِی ایڈوانس میں حصہ لے سکیں گے۔ جے اِی اِی ایڈوانس میں کامیاب بچوں کو انڈین انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی میں داخلہ ملتا ہے۔رحمانی پروگرام آف ایکسیلینس اپنے سرپرست تنظیم رحمانی فاؤنڈیشن کے ساتھ بہت مؤثر انداز میں کمیونٹی کی تعلیمی ناامیدی کی جگہ کامیابیوں اور تعمیری خواب اور اس کی تکمیل کی قوت میں تبدیل کر دیا ہے۔ ہر گزرتے سال کے ساتھ یہ اپنی تعلیمی منہج کو بہتر بنانے میں بھی کامیاب ہورہے ہیں۔ حضرت امیر شریعت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب جو اس تنظیم کے بانی ہیں اس کی کامیابی کا سہرا جناب ابھیانند جی کی انتھک محنت اور رہنمائی، سنٹر لیڈرشپ، فیکلٹی، مینمنٹ، عملہ، طلباء اوران کے والدین کے درمیان مقصد کی شناسائی، اسکے حصول کے فیصلے، اور باہمی تعاون کو دیتے ہیں۔انہوں نے کئی دفعہ اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ نتیجہ باہمی تعاون کے بغیر ناممکن ہے خاص کر کے جبکہ رحمانی پروگرام ایکسیلینس کا تعلیمی طریقہ اور منہج روایتی طریقہ سے مختلف ہیں جو کہ بچوں کو سوچنا اور سیکھنا سکھاتا ہے۔

تعلیم و ٹکنالوجی کی توسیع کے لئے ایک مربوط نظام

امارت شرعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ

کے تحت چلنے والے مندرجہ ذیل اداروں میں طلبہ کے لئے داخلہ نوٹس

انسٹی ٹیوٹ کا نام	منظور شدہ کورس	انسٹی ٹیوٹ کا نام	منظور شدہ کورس
مولانا منت اللہ رحمانی میموریل ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ ایف سی آئی روڈ، پھلواری شریف، پٹنہ گورنمنٹ آف انڈیا (NCVT) سے منظور شدہ رابطہ کا پتہ: 0612-2555257، 9835012335	۱۔ الیکٹرانکس میکانک دوسال ۲۔ ڈرافٹس مین سو دوسال ۳۔ الیکٹریشین دوسال ۴۔ MR/AC دوسال ۵۔ فیٹر دوسال ۶۔ پلمبر ایک سال	**مولانا منت اللہ رحمانی میموریل ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ (پارا میڈیکل)** امارت شرعیہ، پھلواری شریف، پٹنہ آریہ بھٹ نالج یونیورسیٹی و بہار سرکار سے منظور شدہ رابطہ کا پتہ: 8873771070، 8340240873، 9334338123	**ڈگری کورس** ۱۔ بی ایم اِل ٹی پیتھولوجی (BMLT) 1/2 4 سال ۲۔ بی ایس سی فیزیوتھراپی (BPT) 1/2 4 سال ۳۔ برج کورس ایک سال **ڈپلوما کورس** ۴۔ پیتھالوجی (DMLT) دوسال ۵۔ فیزیوتھراپی تین سال ۶۔ ریڈیولوجی واکسرے ٹکنیشین دوسال
امارت انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ الیکٹرانکس امارت شرعیہ، پھلواری شریف، پٹنہ (مولانا مظہر الحق عربی وفارسی یونیورسیٹی پٹنہ سے منظور شدہ) رابطہ کا پتہ: 9431838323، 9507494137	بی سی اے (گریجویشن) تین سال ۲۔ بی بی اے (گریجویشن) تین سال ۳۔ بی لیز (گریجویشن کے بعد) ایک سال ۴۔ ڈول (انٹر کے بعد) ایک سال	**ڈاکٹر عثمان غنی امارت گرلس کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ** ہارون نگر، سکٹر ۲، پھلواری شریف، پٹنہ (مولانا مظہر الحق عربی وفارسی یونیورسیٹی پٹنہ سے منظور شدہ) رابطہ کا پتہ: 9304341944، 93334082299	۱۔ بی سی اے (گریجویشن) تین سال ۲۔ بی بی اے (گریجویشن) تین سال ۳۔ بی لیز (گریجویشن کے بعد) ایک سال
امارت مجیبیہ ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ مہدولی دربھنگہ گورنمنٹ آف انڈیا (NCVT) سے منظور شدہ رابطہ کا پتہ: 06272-220017، 7091852460	۱۔ ڈرافٹس مین سول دوسال ۲۔ الیکٹریشین دوسال ۳۔ سرویر دوسال ۴۔ فیٹر دوسال ۵۔ پلمبر ایک سال	**امارت ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ** گلاب باغ، پورنیہ گورنمنٹ آف انڈیا (NCVT) سے منظور شدہ رابطہ کا پتہ: 9471629577، 9102852176	۱۔ الیکٹریشین دوسال ۲۔ الیکٹرانکس میکانک دوسال ۳۔ انسٹرومنٹ میکانکس دوسال ۴۔ فیٹر دوسال
امارت عمر ٹکنیکل ٹریننگ سنٹر راؤرکیلا، بسرا، سندرگڑھ، اڑیسہ گورنمنٹ آف انڈیا (NCVT) سے منظور شدہ رابطہ کا پتہ: 0661-2612108، 9938790818	۱۔ الیکٹریشین دوسال ۲۔ فیٹر دوسال ۳۔ ویلڈر ایک سال		

داخلہ کے لئے تعلیمی صلاحیت

پارامیڈکل کورسیز کے لئے آئی ایس سی مع بایولوجی، بی سی اے و بی بی اے کے لئے انٹرمیڈیٹ

باقی کورسیز کے لئے میٹرک، انٹرمیڈیٹ یا مساوی تعلیم

قوم کی مخلصانہ خدمت

خصوصیات :

☆کم سے کم فیس ☆ورکشاپ، لیبارٹری اور لائبریری کی سہولت ☆انگلش، ہندی اور عربی زبان کی تعلیم ☆سہ ماہی امتحانات ☆انٹرنیٹ اور ای میل کی سہولت

☆ضرورت مند طلبہ کے لئے فنڈ کا انتظام ☆مختلف مرکزی وریاستی سرکاری اسکالرشپ فنڈ کی سہولت ☆فارغ ہونے والے طلباء کواہم اداروں میں ملازمت دلوانے کی کوشش ☆کئی ہزار طلبہ فارغ ہوکر بیرون ملک ملازمت حاصل کر چکے ہیں۔

صدر

مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ

امیر شریعت بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ

پھلواری شریف، پٹنہ 801505

اپنے لڑکے اور لڑکیوں کے محفوظ مستقبل کے لئے ان خدمات سے فائدہ اٹھائیں

کارگزار سکریٹری جنرل

مولانا سہیل احمد ندوی

امارت شرعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ

ای میل: imarattrust@rediffmail.com

موبائل سکریٹری جنرل: 9431003160

نوٹ:۔ داخلہ فارم مذکورہ اداروں سے حاصل کریں، مزید معلومات آفس امارت شرعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ، امارت کمپلکس، پھلواری شریف، پٹنہ آکر کر سکتے ہیں۔

Volume:57/67,Issue:18 Printed & Published by Sohail Ahmad Nadwi, on behalf of Imarat Shariah Phulwari Sharif, Patna, Printed at Azimabad Printers, R.C.F./105, Ground Floor, B.H. Colony, Bhootnath Road, Kankarbagh, Patna-800026 and Published from Naqeeb Office Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505, Editior: (Mufti) Mohammad Sanaul Hoda (Quasmi)

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT-E-SHARIAH
BIHAR ORISSA JHARKHAND

NAQUEEB WEEKLY

PHULWARI SHARIF,PATNA 801505

SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-18-20
R.N.I.N.Delhi,Regd No-4136/61

کروں دل کی بات کس سے، کہ زمانہ بدگماں ہے
کوئی ہم نوا کہاں ہے، کوئی راز داں کہاں ہے
(احمد سجاد قاسمی)

نیا عہد، نئے خطرات

مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندویؒ

سامراج کے زمانے میں علماء نے عوام پر اپنے اثر ونفوذ کو برقرار رکھا،لیکن آہستہ آہستہ عصری تعلیم کی طرف میلان اور جدید تعلیم یافتہ لوگوں کی تعداد میں اضافہ نے اس اثر کو روز بروز کم کیا،لیکن سامراج سے شدید نفرت اور سامراج کے خلاف تحریک میں علماء کی شرکت سے مغربی افکار وتہذیب کا اثر زیادہ بڑھ نہ سکا،اور سامراج کی نفرت کے وجہ سے اس کے افکار ونظریات اور طریقہ زندگی کو عوام میں وہ مقبولیت حاصل نہ ہوسکی جس سے ان کے اثرات میں اضافہ ہوتا،دوسری جنگ عظیم کے بعد عالم اسلام کو سامراج سے آزادی حاصل ہوئی،اب ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ان ممالک میں تعلیم وتربیت کا ایسا نظام قائم ہوتا جو امت اسلامیہ کے احساسات کی نمائندگی کرتا،اسلامی تہذیب کو پھیلاتا اور اسلامی علوم وفنون اور اسلامی تہذیب وثقافت کے دائرہ کو وسیع کرتا،لیکن افسوس کہ جن لوگوں نے اس وقت زمام اقتدار اپنے ہاتھ میں لی وہ مغربی تہذیب کے ساختہ پرداختہ تھے،انہوں نے مغربی طرز پر تجرباتی علوم اور اجتماعی فلسفوں اور نظریات کے ساتھ تیزی سے تعلیم کو عام کرنا شروع کردیا،وسائل تربیت وتعلیم اور ذرائع ابلاغ پر ایسے ذہن قابض ہوئے جن کا تعلق نسلا وطن اسلامی سے تھا،لیکن وہ سامراج کے پروردہ تھے اور ان کے دماغ اس کے سانچے میں ڈھلے ہوئے تھے،سامراج کے ساختہ پرداختہ اس طبقہ کے غلبہ کی وجہ سے فوجی طور پر سامراج کے عہد کے خاتمہ کے باوجود مغربی افکار ونظریات ذہنوں پر مسلط رہے،تعلیم کو عام کرنے اور اس کے ذریعہ اعلی مناصب کے حصول کے شوق نے ایک ایسا ذہنی انقلاب پیدا کردیا جس کے نتیجہ میں مغرب کے ذہنی اثر ونفوذ کا دائرہ وسیع ہوتا گیا،اور مذہبی طبقہ کا اثر ورسوخ کم ہوتا گیا،باہر سے آئے ہوئے ذہنی،عقلی اور نفسیاتی رجحانات ونظریات عام ہوگئے،ملک کی تعمیر وترقی کے لئے مغرب کی انقلابی تحریکوں اور تجربات کا مطالعہ شروع کیا گیا،مذہبی علماء نے جب ان کی مخالفت کی تو حکومت اور مغربی تعلیم یافتہ طبقہ کی طرف سے ان کے اثر ورسوخ کو کم کرنے اور سماج سے ان کو کاٹنے کی تدبیریں اختیار کی گئیں،اس طرح مغربی تہذیب کے شیدائیوں کے درمیان اور علماء کے درمیان خلیج وسیع تر ہوگئی۔ نئے عہد میں جو عقلی اور اجتماعی نظریات قبول کئے گئے ان کا اثر عقل،علم،سیاسی اور اقتصادی نظام ہی تک محدود نہیں تھا،بلکہ ذوق وتعبیر نے بھی ان کا اثر قبول کیا،لوگوں نے سائنس،اقتصادیات،سیاسیات ،زراعت،ٹکنالوجی اور نظریاتی فلسفوں کی طرف توجہ کی،ان کی اشاعت کی اور ادب وتاریخ وصحافت کے ذریعہ مغربی زندگی کو مانوس کیا،زندگی کے مسائل کو نمایاں کرنے ان کے حل کرنے کا مظاہرہ کرکے عوام سے شعوری طور پر قرب پیدا کیا،اس کے مقابلے میں علماء ان علوم ونظریات اور طرز زندگی سے وابستہ رہے،جن میں زندگی کے بدلتے ہوئے رجحانات اور مسائل کی ترجمانی نہیں تھی،جس کی وجہ سے عوام کے ذہن زندگی،عبادت اور دین اور زندگی اور اس کے تقاضوں کی تقسیم کے قائل ہوگئے۔

مغربی فکر کے اثر ونفوذ کا اندازہ عربی مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ اور عصری مدارس سے منسلک طلبہ کی تعداد کے موازنہ سے بخوبی ہوسکتا ہے،اسکولوں میں تعلیم پانے والے طلبہ مدرسوں کے طلبہ سے بدرجہا زیادہ ہیں،اور مزید برآن دونوں کے معیار میں بھی کافی فرق ہے،اسکولوں کے فارغین ہی زندگی کے مختلف شعبوں اور حکومت کے اہم مناصب پر فائز ہوتے ہیں،اس طرح دینی اور غیر دینی تحریکوں اور اداروں سے وابستہ لوگوں کی تعداد سے موازنہ کیا جاسکتا ہے۔

ان حالات کے پیش نظر مسلم علماء کے لئے معاشرہ پر اثر انداز ہونا،مغربی طرز زندگی سے توجہ پھیر دینا اس وقت ممکن نہیں جب تک ان کا معاشرہ کے مختلف طبقوں سے رابطہ وسیع اور پوری زندگی پر محیط نہ ہو،اور یہ اس وقت ہوسکتا ہے جب وہ علمی دینی،سیاسی اور فکری میدان میں آگے ہوں اور زندگی کے معرکہ میں سرگرم ہوں اور قوم کی عمومی رہنمائی کے اہل ہوں،جیسا کہ انہوں نے سامراج کے زمانہ میں کیا،لیکن اگر ان کا اثر صرف مدارس کی چہاردیواری یا کچھ مخصوص ذمہ داریوں کی ادائیگی تک محدود رہا تو عوام ومعاشرہ سے مزید دوری پیدا ہوگی اور یہ متعین ہوجائے گا کہ صرف مخصوص حالات میں معاشرہ کو ان کی ضرورت ہے۔

اسلامی علوم کی حفاظت کے لئے عصری علوم کی تعلیم:

مغرب نے اسلامی علوم وفنون کے مطالعہ،اسلامی ممالک کے حالات کے جائزہ،عوام کے ذہنی تجزیہ،ماحول کے مطالعہ،تعلیم وتربیت کے لئے مخصوص نظام کی تیاری اور ثقافتی،اجتماعی،تعلیمی اور نفسیاتی وسائل کے استعمال سے خصوصی دلچسپی لی،تاکہ ذہنوں پر قابو پاکر ان کو مغربی افکار ونظریات کی طرف مائل کرے،مغربی علماء نے پوری کوشش صرف کرکے ہمارے علوم کا مطالعہ کیا،ان میں ایسی کتابیں تصنیف کیں جو اپنی علمی اور تحقیقی خصوصیات کی وجہ سے مراجع کی حیثیت اختیار کرگئیں،مختلف موضوعات پر انسائیکلو پیڈیا تیار کیں،اور ان تحقیقات کے ساتھ ساتھ اسلام اور مسلمان سے متعلق اپنے تصورات ونظریات پیش کئے،انہوں نے مسلمانوں کے علمی ورثہ کے احیاء کا کام کیا تاکہ ان کی بات اودعوت اور تصور کو وزن حاصل ہو اور وہ جو نتیجہ اخذ کریں اس کو علمی تحقیق کا نتیجہ سمجھا جائے،کسی نے قرآن سے متعلق علوم میں مہارت پیدا کی،کسی نے حدیث،فقہ،تاریخ،زبان اور ادب میں اس طرح ان کی تحقیقات اور کتابوں نے مرجعیت حاصل کرلی،ان تحقیقات کے بعد انہوں نے ہر موضوع کو اپنے رنگ میں رنگ دیا،قرآن،حدیث،فقہ،تاریخ کے مطالعہ کو مغربی عیسائی اور یہودی تصور کا تابع بنایا اور ان شبہات اور اشکالات پیدا کئے جن کا جواب جدید علم کی روشنی ہی میں دیا جاسکتا ہے۔

اسلامی علوم کے حاملین اور علماء کی ذمہ داری اس پس منظر میں یہ ہے کہ اسلامی علوم کو مغربی تشہیر سے آزاد کریں،مغرب کے شکوک وشبہات کا جواب دیں اور ان علوم کو مغربی آلودگی سے صاف کرکے بالکل خالص طور پر زمانہ کی زبان اور اس کے مزاج کے مطابق پیش کریں،اس طرح کے جدید تعلیم یافتہ حضرات کے لئے ان کی ترجمانی قابل قبول ہوجائے اور باطل اعتراضات کی تردید ہوجائے،مغرب کے اثر سے علمی حلقوں کو اسی وقت آزاد کیا جاسکتا ہے جب صحیح الفکر علماء دینی روح اور علمی اور تحقیقی مطالعہ کے ساتھ مغرب کے علماء کے تیار کئے ہوئے مراجع کے مقابلہ میں ان سے بہتر مراجع پیش کرسکیں،اس لئے ضروری ہے کہ مغربی علماء کے نظریات ان کے طریقہ مبحث وماخذ کا گہرا مطالعہ کیا جائے،ان کے نظریات کا تجربہ کیا جائے،یہ کام وہی لوگ انجام دے سکتے ہیں جو قلب مومن،داعیانہ جذبہ علمی اور تحقیقی صلاحیت رکھتے ہوں اور ان کا مخالف لٹریچر کا عمیق مطالعہ ہو،فرانسیسی مستشرق میکسیم رودنسوں اس کی طرف اشارہ کرکے لکھتا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ بعض امور میں مغربی تنقید غیر منصفانہ ہو لیکن اس تنقید کے ابطال کے لئے اس کا گہرا مطالعہ ضروری ہے،اور اس کی تردید صرف اسی کی بنیاد پر ہوسکتی ہے،دعوتی تقاضوں کے ساتھ ساتھ اسلامی علوم وفنون،اسلامی فکر اور اسلامی ثقافت کی حفاظت اور عصری تشریح کے لئے ضروری ہے کہ علماء اپنے نظام تعلیم وتربیت پر نظر ثانی کرے،کیونکہ موجودہ عصر کا معاشرہ کھلا ہوا معاشرہ ہے،اس میں کسی معاشرہ کو فکری لحاظ سے الگ تھلگ نہیں رکھا جاسکتا ہے،نظریات،افکار،طرز زندگی کے منتقل ہونے کے لئے وسائل کی ایسی فراوانی ہے جس پر پابندی نہیں لگائی جاسکتی،سمعی اور بصری اور دوسرے ذرائع ابلاغ مغرب کے قالب میں ڈھل رہے ہیں،جو گمراہ کن نظریات کی تبلیغ وترویج کرتے ہیں۔

عصر حاضر میں علم،ثقافت،سیاست،معاشیات،معاشرت اور اسی طرح کے دوسرے میدانوں میں بہت سے عقلی،فکری اور ثقافتی چیلنج درپیش ہیں،یہ رجحان گذشتہ صدیوں کے ان فتنوں ہی کی طرح سنگین ہے جن کے مقابلہ کے اشاعرہ،امام غزالی،مولانا رومی،علامہ ابن تیمیہ اور ہندوستان میں حضرت مجدد الف ثانی،شاہ ولی اللہ دہلوی اور دوسرے مجددین سامنے آئے اور اپنے عہد کے فتنوں کا اسی نوعیت سے مقابلہ کیا جس نوعیت کے وہ فتنے تھے۔

نقیب کے خریداروں سے گذارش

اگر اس O دائرہ میں سرخ نشان ہے،تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت ختم ہوگئی ہے۔ براہ کرم فوراً آئندہ کے لیے سالانہ زر تعاون ارسال فرمائیں،اور منی آرڈر کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں،موبائیل یا فون نمبر اور پتے کے ساتھ پن کوڈ بھی لکھیں۔مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر پر ڈائرکٹ بھی سالانہ یا ششماہی زرتعاون اور بقایہ جات بھیج سکتے ہیں،رقم بھیج کر درج ذیل موبائل نمبر پر خبر کردیں۔

A/C Name: THE NAQUEEB, A/C No: 10331726168
Bank: SBI, Branch J.C. Road, Patna, IFSC Code: SBIN0001233
Mobile: 9576507798

نقیب کے شائقین کے لئے خوشخبری ہے کہ اب نقیب مندرجہ ذیل سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر آن لائن بھی دستیاب ہے۔

Facebook Page: http//@imaratshariah
Telegram Channel: https://t.me/imaratshariah

اس کے علاوہ امارت شرعیہ کے آفیشل ویب سائٹ www.imaratshariah.com پر بھی لاگ ان کرکے نقیب سے استفادہ کرسکتے ہیں۔مزید مفید دینی معلومات اور امارت شرعیہ سے متعلق تازہ خبریں جاننے کے لئے امارت شرعیہ کے ٹویٹر اکاؤنٹ imaratshariah@ کو فالو کریں۔

(مینیجر نقیب)